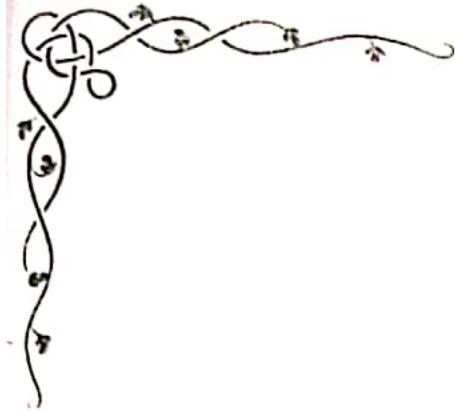


English

Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم



عقائد اور

عقائد

Translate

Text

Sear

English

Urdu

کورس پیک:

16

دین کیا ہے؟

عربی اصطلاح 'دین' کا عام طور پر 'دین' میں ترجمہ کیا جاتا ہے۔ منشکمہ واث نے اپنی کتاب، 'اسلام کیا ہے؟ جیسا' کے اسلامی اصطلاح میں 'دین' اصطلاح کے مخالف ہے۔ وہ کہتے ہیں: "لیکن 'مذب' کا اب اتفاقیہ سے کیا مطلب یہ؟ بہترین طور پر، عام سے زیادہ وقت گزارنے کا طریقہ یہ جو اسے روزمرہ کی زندگی کے مسائل سے نمٹنے میں کچھ مدد اور طاقت فراہم کرتا ہے۔ اس آیت کے مسلمانوں کے مفہوم سے کتنا مختلف ہے: "اللہ کے نزدیک حقیقی دین اسلام یہ" (3:19) لفظ کا ترجمہ مذب 'دین' ہے، جو عربی میں عام طور پر ایک مکمل طرز زندگی کو کہتے ہیں۔ ان افراد کے لیے کوئی نجی معاملہ نہیں ہے جو صرف اپنی زندگی کے دائروں کو چھوڑ دے ہیں، کسی ایسی چیز کو جھوپڑنا جو نجی اور عوامی دونوں طرح سے ہو، ایسی چیز جو معاشرے کے پورے تنانے بانے میں اس طرح پھیلے جس کے بارے میں مرد باشعور ہوں۔ عبادت کے اعمال، سیاسی عمل، اور ایک تفصیلی ضابطہ اخلاق، بشمول وہ معاملات جن کو یورپی حفاظان صحت یا آداب کے طور پر درجہ بندی کریں گے۔"

دین ایک نظام زندگی ہے جس میں انسان شعوری طور پر اپنے آپ کو کسی اعلیٰ انتہائی کی حاکمیت کے حوالے کر دیتا ہے اور اس اعلیٰ انتہائی کے نظام کے تحت مکمل اطاعت کی زندگی بسر کرتا ہے تاکہ اس سے ثواب حاصل کر سکے اور اس کے عذاب سے بچا جاسکے۔

دین اسلام، ایک ایسا دین ہے جو عقیدہ (ایمان کے معاملات) پر مشتمل ہے شرعی (قوانين، قانون سازی، اور عدالتی پہلو)۔ جیسا کہ 'عقیدہ ال' اسلامیہ (اسلامی عقیدہ)، اس کی بنیاد یہ ہے:

- اللہ پر ایمان
- اس کی فرشتے
- اس کی کماں
- اس کے رسول
- آخری دن
- القاعدہ، یہ اچھا اور برا ہے۔

یہ بنیادیں اللہ کی کتاب (یعنی قرآن کریم) اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا:

بیس البر ان تولوا وجوهکم قبل الشرق والمغارب ولكن البر من أمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتب واللين

(البقرة: 177)

Translate

Text

Search



Google Lens



English

Urdu

курс ппк اسلامی اور مذہبی علوم

17

یہ البر (بریزگاری، نیکی، اور برائی اللہ کی اطاعت وغیرہ) نبیین

یے کہ تم اپنے منہ مشرق اور (یا) مغرب کی طرف پھیر لو (نمایز میں)۔

لیکن البر وہ یے جو اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب پر، انبیاء پر ایمان لانے۔

القدر کے بارے میں فرماتے ہیں:

إنا كل شيء خلقته بقدر هو ما أمرنا إلا واحدة كليج بالبصر (النسر: 50,49)

یہ شک ہم نے بر چیز کو قدر کے ساتھ پیدا کیا ہے (بر چیز کی

تخالق سے پہلے کی تقدیریں، جیسا کہ کتاب الہی المحفوظ میں

لکھا ہے)۔ اور ہمارا حکم صرف ایک بی بے، جیسے پلک جھپکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا
جبریل علیہ السلام نے جب ان سے ایمان کے بارے میں پوچھا:

"ایمان یہ ہے کہ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر ایمان لایا جائے۔

یوم آخرت، اور القدر، اس کے اچھے اور بُرے پر ایمان لانا۔"

Translate

Text

Search

Translated text

Select all

Listen

Share

D



Did you find these results useful?

Yes No

English → Urdu

کورس درسی علوم

18

اللہ پر یقین

اللہ ایک صحیح نام یے جو اس حقیقی خدا پر لاگو بوتا ہے جو لازمی طور تمام صفات کے ساتھ رکھا گیا ہے، جس کا نام تمام بیتربین الہی ناموں اور کمالات کی نہ کوئی بیٹتا، نہ شریک اور نہ کوئی برابر۔ وہ واحد خالق اور کائنات کا

بر مخلوق اس کی وحدانیت، الوہیت اور روہیت اور اس کی صفات اور ناموں کی انفرادیت کی گواہی دیتی ہے۔ اس کا جو بر جو بر سے مشابہت نہیں رکھتا۔ وہ کسی چیز کا وارث نہیں ہے اور نہ بے اس میں کوئی چیز ہے۔ اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں ہے۔ "وہ واحد، واحد اور تقابل تقسیم ہے، وہی رب ہے جو تمام امور کو انجام دیتا ہے، وہ قادر مطلق اور برجیز کا علم رکھنے والا ہے۔

اس کا علم تمام پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کو کامل طریقے سے سمجھتا ہے۔ وہ اس قدر عظیم ہے کہ وہ اپنی مخلوقات کے علم سے محیط

نہیں بو سکتا، اللہ تعالیٰ، جو بر چیز کا رب ہے، تمام امور کے تصرف میں آزاد ہے۔ ظاہر یا پوشیدہ دنیا میں کچھ بھی نہیں بوتا اُس کی مرضی، عزم اور فرمان کے بغیر، تاکہ وہ جو چاہے ہو، اور جو وہ نہیں کرتا وہ نہیں ہوگا۔

اس کے احکام اور احکام کو بدلنے والا کوئی نہیں۔ وہ رحیم ہے جس کی رحمت بر چیز پر محیط ہے۔ وہ اپنے تمام کاموں اور احکام میں عادل اور حکیم ہے۔ اس کا انصاف کائنات کے بموار چلانے کو یقینی بناتا ہے، جس میں کوئی بھی چیز ہے۔ اس کی پاشابی میں شریک کوئی نہیں ہے۔ وہ اپنی مخلوقات میں لے ترتیب نہیں ہے۔ اس کی پاشابی میں کامنہاج نہیں ہے۔

وہ جہانوں کا رب ہے۔ جب بھی کوئی مومن، ضرورت یا تکلیف میں اسے پکارتا ہے، وہ جواب دیتا ہے۔ وہ ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے، اپنے عرش (عرش) کے اوپر ہے جو اس کی شان و شوکت کے مطابق ہے۔

توحید

توحید

مذکورہ بالا سے اللہ کی وحدانیت پر یقین ضروری ہے، یا کیا ہے۔ جسے اسلامی اصطلاح میں توحید کہا جاتا ہے۔ کے تین پہلو ہیں۔

کچھ لوگ 'رب' کی اصطلاح کو 'رب' میں تبدیل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ مؤخر الذکر ایک بائبل کی اصطلاح ہے جو اللہ کے بندے، حضرت عیسیٰ (عیسیٰ) کی مبینہ حاکمیت کا حوالہ دیتی ہے، لفظ "رب" جو صرف آقا، سردار، مالک، یا 'حکمران' تک محدود ہے، کبھی نہیں بوسکتا۔ 'رب' کی اصطلاح کے حتمی معنی بیان کریں۔ دوسری چیزوں کے علاوہ، 'رب' کی اصطلاح کا مطلب ہے، خالق، وضع کرنے والا، رزق دینے والا، وہ جس پر تمام کیا ہے اپنی روزی کے لیے انحصار کرتی ہیں، اور وہ جو زندگی بخشتا ہے۔ اور موت کا سبب بنتا۔

Google Lens

English → Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم

16

توحید ربویہ

جس سعید کے باللهم میں یقیناً کم خالق کیا لائق، مالک، وہ ہے
تھے۔ وہ رندگی دیتا ہے۔ موٹ کا سبب بنتا ہے، عزت دیتا ہے، فتح
و شکست کا سبب بنتا ہے۔ خوبصورت نام اور اعلیٰ صفات کے ہیں۔

توحید العلویہ

یہ عقیدہ کہ صرف اللہ ہی کو اپنی تمام مخلوقات
پر الوتیت کا حق حاصل ہے، یعنی وہ عبادت کا مستحق ہے۔
لہذا اسے اللہ کے سوا کوئی عبادت نہیں کرنی چاہیے۔

توحید اسماء وصفات

ان تمام الہی ناموں اور صفات کا تذکرہ جن کے ساتھ اللہ نے
خود کو اور جو اس کے رسول کی طرف سے اس کی طرف منسوب کئے گئے
بیان، اللہ اور اس کی مخلوقات کی صفات کے درمیان مشابہت یا مماثلت کے
بغیر، اور نہ بی معطل، تحریف یا انکار، اس کے ناموں اور صفات کے
معنی اللہ فرماتا ہے:

اس کی مشابہت کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ اور وہ سنتے والا، دیکھنے والا ہے۔"

توحید الربویہ توحید اللوحی پر ایمان کا تقاضا کرتی ہے، یعنی جو
شخص اللہ کو رب مانتا ہے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، لازماً اس بات کا
اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، اور اس لیے وہ
صرف اللہ کو پکارتا ہے۔ اس کی مدد مانگتا ہے، اسی پر بھروسہ کرتا
ہے، اور جائز عبادتوں کو صرف اسی کے لئے وقف کرتا ہے۔

اسلام کو باطل کرنے والے

شرک، اللہ کے لئے بیوی، بیتا، حریف، یا اس کے ربویت اور اولوچیہ کو
شريك ٹھہرانا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو اس بات سے دور قرار دیا
لے جو وہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں:

الله بہت دور ہے اور وہ اس سے بلند ہے جو وہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

شرک سراسر ظلم ہے۔ جو شخص اللہ کے سوا کسی اور کے لئے عبادت
کرتا ہے وہ بڑا ظلم کرے گا، کیونکہ اللہ ہی اس لائق ہے کہ
وہ عبادت کرے۔ اللہ فرماتا ہے:

یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

جو شخص شرک کرے اور اس سے انکار کرنے سے پہلے بی مر جائے تو اللہ اسے معاف
نہیں کرتا۔ اللہ فرماتا ہے:

Translate

Text

Search



Google Lens



English

Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم

21

الله تعالیٰ شرک کے گناہ کو معاف نہیں کرتا، (اس کا شریک نہ ہرانا)
کیونکہ اس میں سے جو کمی ہے اسے جسے چاہئے بخش دیتا ہے۔
شرک تمام کتابوں سے بڑا ہے۔ یہ تمام نیک اعمال کو كالعدم ہے۔

شرک کی اقسام

1. بڑا شرک۔ اس قسم کے شرک میں اللہ کا حریف بنانا، مخلوق سے ان چیزوں کے لیے دعا کرنا شامل ہے جو صرف اللہ ہی دے سکتا ہے یا مکمل بیمار ہے، جیسے کہ ان سے مال، صحت یا دیگر ضروریات کا مطالبہ کرنا۔ یہ حاصل لوگوں کا معمول ہے۔

2. چھوٹا شرک بڑے شرک کی طرف ایک گاڑی ہے، جو توحید کو خراب کرتا ہے۔ تابم اس قسم کا شرک اس پر عمل کرنے والے کو مرتد قرار نہیں دیتا۔ اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا، مثلاً جائز عبادت کرنا، نماز کو اچھی طرح ادا کرنا، صدقہ دینا، روزہ رکھنا، یا صرف اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا تاکہ لوگ اسے سینیں یا دیکھ سکیں اور اس کی تعریف کریں۔ ایک بار جب نیکی اس جذبے سے کی جائے تو وہ اسے كالعدم قرار دے گا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اور جو شخص اپنے رب سے ملنے کے لیے اس کے اجر کی امید رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کے سوا کسی کی عبادت نہ کرے۔ جن و انس کی تخلیق کا مقصد صرف اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

Translate

Text

Search

Translated text

Select all

Listen

Share



Did you find these results useful?

Yes

No



English

Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم 2.21

فرشتوں پر ایمان

فِرْشَتُوْبَقِيْرَ کے وُجُودِ بِرْلَقِيْنَ کرنا جو نور کے جسم بیں۔ وہ اللہ کے معزز بندے کی حمد و ثنا کو بغیر کسی سستی کے منانے بیں۔ اُنہیں مدد یا تہییں یقیناً کچھ اپنے طور پر۔

۹۵ سیدھے خطوط میں کھڑے ہو کر رکوع اور سجدہ بھی کرتے بیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

آسمان میں بانہ کے دائرے کی جگہ نہیں ہے لیکن اس پر ایک فرشتہ ہے جو یا تو رکوع کر رہا ہے یا سجدہ کر رہا ہے۔ (ابن ماجہ)

اگرچہ وہ مسلسل اللہ کی اطاعت کرتے بیں، پھر یہی وہ اس سے ڈرتے بیں۔ پیغمبر

جب اللہ کسی چیز کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے۔

اس وقت آسمان ایک لحظہ یا خوف الہی سے لرز جائیں گے۔ اللہ کو سن کر آسمان والے چونک جائیں گے اور اس کے اگے سجدہ

ریز بو جائیں گے۔ جبریل یمیشہ سر انہائے والے ان میں سب سے پہلے ہوتے۔ اس کے بعد اللہ جو کچھ ظاہر کرنا چاہتا ہے اسے بتا

دیتا ہے۔ (ابن حیر وغیرہ)

فرشتوں کے فرائض

جنین کے مستقبل کو ریکارڈ کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کچھ فرائض سونے بیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب بھج 120 دن کا

بو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں زندگی پھونک دے۔ اور آیا وہ بدخت (جہنم کے قیدی) کے طور پر ختم ہو گا یا (جنت والوں میں سے) یا

(جنت کے باغوں میں سے)۔

محافظ آدمی

اللہ فرماتا ہے:

اس کے لئے اس کے پیچھے اور اس کے اگے متبادل فرشتے مقرر ہیں۔

اسے حوادث سے بچاؤ۔" (الرود: ۱۱) ابن عباس نے اس

آیت کی تشریح کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس آیت میں جن فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ وہ بیس جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کی حفاظت کے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ وہ اس کے پیچھے اور اس کے سامنے کی چیزوں سے محفوظ رہیں۔ ایک حادثہ جس کا اللہ نے پہلے سے حکم دیا ہے۔

Translate

Text

Search



Google Lens



English



Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم

اس پر گران گزرے، فرشتے کے محافظ، اس موقع پر، اسے اس طرح چھوڑ دیتے ہیں تاکہ حادثے کو انداز بوسکے۔
وَحْىُ اللّٰهِ كَيْ فَرَابِمِ

الله ہمیں قرآن میں بتاتا ہے کہ جبریل اللہ اور اسد کے انسانی رسولوں کے درمیان فرشته رسول ہیں۔ اللہ نے جبرائیل کو آمانت دار روح قرار دیا ہے۔ تاہم جبرائیل کے علاوہ اور بھی فرشتے ہیں جو اس فرض کو نبھاتے ہیں۔

دیگر فرائض

آئہ فرشتے ہیں جو اللہ کے عرش کو سنتے ہیں، اور دوسرے جو اس کے گرد گھیرا ڈال کر اللہ کی حمد کرتے ہیں اور مومنین کے لیے دعا کرتے ہیں۔

کافر دوسروں کو مردوں کے لیے مقرر کیا گیا ہے جو انہیں اچھے کام کرنے کا حکم دیتے ہیں، جیسا کہ برآدمی کے لیے ایک شیطان مقرر بوتا ہے جو اسے برسے کاموں پر آمادہ کرتا ہے۔

انسان کے اعمال کو ریکارڈ کرنا

فرشتے ہیں جنہیں انسان کے اعمال، افعال اور قول و فعل کو ریکارڈ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

جب دو فرشتے انسان کے اعمال لکھتے ہیں، ایک اس کے دائیں طرف اور دوسرا اس کے دائیں طرف۔ وہ ایک لفظ بھی نہیں بولتا وہاں ایک محافظ فرشتے اسے ریکارڈ کرنے کے لیے تیار ہے۔ (قاف: 17، ۱۸)

دائیں طرف والا انسان کی نیکیاں لکھتا ہے اور دائیں طرف والا

برانیاں لکھتا ہے۔

Translate

Text

Search

English → Urdu

کورس پیک، اسلامی اور مذہبی علوم

23

کتابوں پر ایمان

ایمان کے بنیادی اصول پر ایمان لانا یہ جو اللہ تعالیٰ
ایمان سے ان پیغامات پر ایمان اور آنکھیں کے ذریعے بنی نوع انسان کو بھیجئے۔
اللہ فرماتا ہے:

قولوا امما اللہ و ما نزل إلينا ما نزل إلى الرهم و إسماعيل و إسحق ويعقوب والأسپاط وما أوتی موسى،
على وما أوتی النبیون من ریهم الالفرق بين أحداً منهم ونحن له مسلعون

کبو: يَمِّ اللَّهُ پَرِ ایمَان لائے اور اس پر بھی جو بماری طرف بھیجی گئی اور جو
ابراہیم، اسماعیل، اسحاق پر بھیجی گئی۔ یعقوب اور اشعت اور جو کچھ موسیٰ اور
عیسیٰ کو دیا گیا تھا اور جو تمام انبیاء کو ان کے رب سے دیا گیا تھا۔ بم ایک
دوسرے کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتی، اور بم اس کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔
(البقرة: 136)

وھی کی ایسی صورتیں بین جن کا قرآن میں نام کے ساتھ ذکر کیا
گیا ہے جیسے ابراہیم کی اور اراق، موسیٰ کی تورات، داؤد کی زبور،
عیسیٰ کی بائبل، اور قرآن جو محمد پر بھیجا گیا ہے۔ اور بھی کتابیں
بین جن کا ذکر اللہ نے قرآن میں نہیں کیا۔
بم الہی پیغامات پر کیسے یقین کریں؟

بم اس پر ایمان رکھتے ہیں جو پچھلی کتابوں میں نازل بوئی تھی اور ان
پر عمل کرنا ان قوموں پر فرض تھا جن کی طرف یہ کتابیں بھیجی گئی تھیں۔ بم یہ
بھی مانتے ہیں کہ آسمانی کتابیں ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں اور ایک دوسرے کی سجالی
کی تصدیق کرتی ہیں۔ جو اللہ کی بھیجی بوئی کسی کتاب کا انکار کرتا ہے وہ آئندیل بو
بھلے والا، جزوی طور پر یا مکمل طور پر۔ اس بناء پر قرآن بہت سی منسوخ کرتا ہے۔

اللہ پیغامات کا مأخذ

تمام آسمانی کتابوں کا ایک مأخذ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بی مقصد
کے لیے نازل کیا ہے، وہ یہ ہے کہ بنی نوع انسان کو اس صراط مستقیم کی
طرف رینمائی کرنا جو انہیں اس کی وحدانیت کا اقدار کرتے بوئی اور اپنی
عبادتوں کو صرف اس تک محدود کر کے دنیا اور آخرت میں فلاح کی طرف لے جاتا ہے۔
لیے اللہ تعالیٰ نے اسے محفوظ رکھنے کا وعدہ نہیں کیا تھا، بلکہ یہ متعلقہ
قوم کے علماء اور علماء کی یادوں سے وابستہ تھا۔

یہ یا تو وہ ربی یا علماء تھے جو پیغام کو برقرار نہیں رکھ سکتے تھے امانت میں خیانت
کرتے تھے اور اس کے ساتھ چھیز چھاڑ کرتے تھے اور بدلتے تھے۔

Translate

Google Lens

English → Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم

چونکہ قرآن بنی نوع انسان کے لئے آخری پیغام ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے محفوظاً

ہے اور فرمایا: شک بہم نے ہی قرآن کو بھیجا اور ہم بھی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(الحجر: ۹)

اسمانی صحیح یہ ہے:

۱- تورات، وہ کتاب جو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی۔

۲- زیور، وہ کتاب جو اللہ نے داؤد علیہ السلام پر نازل کی تھی۔

۳- انجلیل یا بائبل جو عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ جو کتابیں آج

ابل کتاب [عیسائیوں اور بیویوں] کے باقی میں ہیں، یعنی تورات،
یا عہد نامہ قدیم، بائبل یا بائبل، ان کو مستند نہیں ہانا جانا چاہیے
کیونکہ ان میں تحریف، روبدل کیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ
چھیڑ چھاڑ کی۔ اس لئے تورات، پرانی اور نئی عہد نامہ، بائبل کے ساتھ
ساتھ تمام سابقہ کتابیں بعض قرآن سے منسخ ہیں۔

۴- قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے۔
محمد تک، اسے بڑے پیمانے پر بنی نوع انسان تک پہنچانا۔ یہ اس کا بنیادی ذریعہ ہے۔
اسلامی شریعت (قانون)۔ اللہ نے اسے بر جیز کو ظاہر کرنے کے لئے نازل کیا ہے، اور
انسانوں اور جنون دونوں کے لئے بدایت اور رحمت کا ذریعہ بتا۔

قرآن کی سچائی کی تصدیق کرنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے احکام پر عمل کرتے
ہوئے اور اس کی ممانعتوں سے بچتے ہوئے اس کا اطلاق بونا چاہیے۔

قرآن واحد اسمانی کتاب ہے جو درمیان میں ایک وسط کا کام کرتی ہے۔
انسان اور اللہ۔ رسول نے فرمایا:

خوشیاں مناہیں! یہ شک اس قرآن کی ایک انتہا اللہ کے باقی میں ہے اور دوسری
انتہا تمہارے باقی میں ہے۔ اسے مضبوط سے پکڑو۔ تم کبھی بلاک نہ بو گے اور نہ اس
کی بعد گمراہ ہو گے۔ (طبرانی)

اللہ نے قرآن کو تحریف سے بچانے کا وعدہ کیا ہے،
ملاوت، اضافہ، یا خرابی۔ اللہ فرماتا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الْكِتَابَ وَإِنَّا لَهُ لَحَفَظُونَ
بیشک بہم نے ذکر کو نازل کیا ہے اور یقیناً ہم بھی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
(الحجر: ۹)

اس تناظر میں "تذکرہ" کی اصطلاح قرآن اور سنت دونوں کی طرف اشارہ
کرتی ہے جس میں اللہ کے رسول کے افعال، قول اور منظوری شامل ہے۔

Translate

Text

Search



Google Lens

English



Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم

25

قرآن تیس سال کے عرصے میں حالات کے مطابق کچھ حصوں میں نازل بوا تھا۔ تیرہ مکہ میں اور دس مدینہ میں۔ اسے مختلف طوالت کے 114 سورر (ابواب) میں تقسیم کیا گیا ہے۔

الله عَزَّوَجْلَ نے عربوں اور غیر عربوں کو چیلنج کیا ہے کہ وہ قرآن کریم کے مشابہ قرآن تیار کریں۔ چیلنج کو دس سووار تک کم کر دیا گیا، پھر بھی وہ آیسا کرنے میں ناکام رہے۔ آخر میں، اللہ نے انہیں چیلنج کیا کہ وہ اپنی کسی سورت کے مقابلے میں ایک بی سورت بنالیں۔ اگرچہ وہ فصاحت و بلاغت کے مابر تھے، لیکن پھر بھی وہ چیلنج لینے کے قابل نہیں تھے۔ انہوں نے جان لیا کہ قرآن رب العالمین کے علاوہ کسی اور کی طرف سے نہیں بو سکتا۔

پچھلے رسولوں کے معجزات میں فرق: جس نے ان کی سچائی کو ثابت کیا۔ اور محمد، اللہ کے رسول، یہ یہ کہ ان کی زندگی کے دوران بوا، جب کہ قرآن کا معجزہ قیامت تک موثر، لازوال اور چیلنجنگ ہے۔

قرآن بطور جامع قانون

قرآن عملی سطح پر شریعت یا خدامی قوانین اور قانون سازی کے مأخذ کے طور پر اسلام کا سب سے جامع تصور تشكیل دیتا ہے۔ یہ جامع یہ کیونکہ اس میں قانون کے ساتھ ساتھ بنیادی مقاصد اور اخلاقی اصول اور وہ عقیدہ بھی شامل ہے جس کا بر مسلمان کو رکن بونا چاہیے۔ اسلامی شریعت کو نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ تمام نوع انسانی کے لیے بردار کے لیے تیزائی اور موزوں بنایا گیا ہے۔ اسلامی قانون اللہ اور اس کی مخلوق بশمول انسان کے لیے بر شخص کے عوامی یا نجی فرائض کو بیان کرتے ہوئے تمام انسانی اعمال کو کنٹرول کرتا ہے۔

انسان کے بنائے ہوئے قوانین تبدیلی کے تابع ہیں اور نظریات پر مبنی ہیں۔ جب بھی قانون سازوں کا کوئی نیا ادارہ اختیار کرتا ہے، یا کوئی نیا نظریہ ظاہر ہوتا ہے اور قانون سازوں سے اپیل کرتا ہے، اس کے مطابق قوانین کو تبدیل کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف، الی قانون ناقابل تغیر اور دائمی یہ کیونکہ جس نے اسے بنایا ہے وہ بھیشہ زندہ اور بھیشہ رہنے والا ہے۔ وہ خالق ہے جس نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا اور تمام انسانوں کے لیے وہی کچھ مقرر کیا جو ان کے لیے آخری وقت تک بھتر ہے۔

اس وجہ سے قرآن؛ آخری نبیوں اور رسولوں کے لیے آخری وحی ہوئے کی وجہ سے؛ تمام سابقہ صحیفوں کی جگہ لے لیتا ہے۔

Translate

Text

Search

رسولوں پر ایمان

ایک رسول بھیجا جو انہیں صرف اپنی عبادت کی دعوت دیتا تھا۔ یہ عقیدہ ان تمام معبودوں کی بھی مذمت کرتا ہے جن کی عبادت کی جاتی ہے، یا اللہ کو چھوڑ کر، اور یہ ماننا کہ تمام رسول سچے تھے، اور یہ کہ انہوں نے اپنی قوموں تک وہ پیغام پہنچایا جس کے ساتھ اللہ نے انہیں بھیجا تھا۔ اللہ یہ بہت سے رسول بھیجے جن کی تعداد صرف وہی جانتا ہے۔

اللہ کی رحمت اور اس کی حکمت کا تقاضا ہے کہ انسانوں کی طرف رسول بھیجے جائیں تاکہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں۔ اس نے تخلیق کو یہ مقصد وجود میں نہیں لایا۔ اس لیے اللہ پر ایمان لانا اس کے رسولوں پر ایمان لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر اس کے رسولوں پر ایمان لائے بغیر ایمان لانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملامت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذين يكفرون بالله ورسله ويريدون أن يفرقوا بين الله ورسله ويقولون نؤمن بعض ونكر بعض أو
يريدون أن يتبعنا وابن ذلك سبلا

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بم بعض کو مانتے ہیں اور بعض پر کفر کرتے ہیں اور ان کے درمیان راستہ اختیار کرنا چاہتے ہیں، یعنی لوگ سچے ہیں۔ کافر۔ (النساء: 150-152)

تمام مسلمانوں پر تمام انبیاء و مرسلین پر ایمان لانا فرض ہے۔
جس نے ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا وہ سب کا انکار کرتا ہے۔ یہی رسول نوح تھے اور آخری محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

رسولوں کو بھیجنے کا مقصد لوگوں کو صرف اللہ کی عبادت کی دعوت دینا اور طاغوت یا تمام باطل معبودوں کا انکار کرنا تھا۔ اللہ فرماتا ہے:

ولقد بعثنا في كل أمة رسولاً أن عبدوا الله واجتنبوا الطاغوت

اور ہم نے برامت میں ایک رسول مبعوث کیا جو ان کو یہ تبلیغ کرتا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے پریز کرو (النحل: 36)

تمام انبیاء و مرسلین انسان تھے۔ اللہ نے ان کو انبیاء اور رسول بنا کر ممتاز کیا اور معجزات سے ان کی تائید کی۔ وہ صرف انسان تھے، ان میں کوئی خدائی صفات نہیں تھیں۔ انہیں الغیب کا کوئی علم نہیں تھا سوائے اس کے جو اللہ کی طرف سے ان پر نازل ہوا تھا۔ ان کے پاس نہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی طاقت تھی اور نہ ہی وجہ

طاغوت کوئی بھی دیوتا، شے یا اللہ کا بندہ یہ جس کی اللہ کے سوا یا اس کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے۔

English → Urdu

ان کو نقصان پہنچایا اور نہ اللہ کی بادشاہی میں ان کا کوئی حصہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اپنی قوموں تک اپنا پیغام پہنچانے کا فریضہ سونپا، اور ان سے جنت کا وعدہ کیا۔ انہوں نے پیغام بالکل ٹھیک پہنچایا، اور

الله فرماتا ہے:

وائل نویر ماد

اور بر قوم کے لیے ایک بدایت کرنے والا رسول ہے۔ (الرعد: 7) لیکن اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کی طرف بھیجا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

قل يأيها النّاس إلّى رَسُولِ اللّهِ إلَيْكُمْ جمِيعًا

کہہ دو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (الاعراف: 158)

صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ کے آخری اور آخری رسول ہیں۔ دوسرے لفظوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے جو کرتے ہیں۔ بد پیغمبر محمد (ص) اور ان لوگوں پر ختم ہو گیا ہے جو کرتے ہیں۔ اس کو نہ مانتے والے دائرہ اسلام سے باہر نکل جاتے ہیں۔

قرآن کریم اور متعدد احادیث میں اللہ کے ناقابل تردید کلام سے ربیعائی حاصل کرتے ہوئے، دنیا بھر کے مسلمان یکسان طور پر یہ مانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اب جو کوئی بھی خدا کا پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اسے ایک منافق کے طور پر دیکھا جانا چاہیے جس کا دعویٰ اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

تمام مسلمان علماء ایسے خود ساختہ انبیاء کو گمراہ موقع پرست سمجھتے ہیں جنہوں نے دنیاوی فائدے کے لیے اپنی جانوں کو برباد کر رکھا ہے۔ افسوس کہ ایسے موقع پرستوں کے انسان ساختہ نظریے پر چلنے والے بدقسمت افراد کی آخرت اس وقت تک بہتر نہیں بوگی جب تک کہ وہ اللہ کی سچائی سے بیدار نہ ہوں اور اپنے خود ساختہ لیڈروں کی تعلیمات کو توڑی نہ کریں۔

جو لوگ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے وہ جھوٹ گھڑتے ہیں، وہ جھوٹ بولتے ہیں! (النحل: 105)

قرآن میں ختم نبوت

قرآن پاک کی ایک سو کے قریب آیات بالواسطہ یا بلاواسطہ۔ عقیدہ ختم نبوت کا ساتھ دین۔

Translat+

Google Lens

English

Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم

28

مثال کے طور پر سورہ الاحزاب کی آیت نمبر 40 (33) اس تعلیم کو واضح الفاظ میں اجاگر کرتی

اللَّهُ، أَوْرَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ؛ أَوْرَ اللَّهُ بَرَّ چِيزَ كُو خَوبَ جَانتَا يَه۔
(الاحزاب: 40)

بھارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر اب تک مسلمان علماء نے اس ایت کو صحیح طور پر سمجھا ہے کہ قیامت تک انسانیت کے لئے کوئی نیا نبی یا رسول نہیں بھیجا جائے گا۔

قرآن مجید کی متعدد آیات اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اسلام کی تعلیمات مکمل، کامل اور محفوظ ہو چکی ہیں اور ان کا مقصد تمام جہانوں کے لے یے۔ اس طرح کے بیانات بر اس وجہ کو ختم کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے انسانیت کے لیے ایک نئے نبی کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس سلسلے میں بم مختصرًا ذکر کرسکتے ہیں:

اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر انسان نہیں جانتے۔ (سیا : 28)

کہو: "اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں جس کی طرف آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے، اس کے سوا کوئی معبد نہیں۔ وہی یہ جو زندگی اور موت دونوں دیتا ہے۔ پس اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا۔ ان پڑھ نبی، جو اللہ اور اس کے الفاظ پر ایمان رکھتا ہے: اس کی بیروی کرو تاک تم بدایت پاؤ۔" (الاعراف: 158)

اگر کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے تو اس سے برگز قول نہیں کیا جانے گا۔ اور آخرت میں وہ ان لوگوں کی صاف میں بو گا جنہوں نے (نام روحانی بھلانیاں) کھو دی ہیں۔ (آل عمران: 85)

قرآن کریم کی آخری نازل شدہ آیت کا درج ذیل حصہ بھی اس بات کی گواہ یہ کہ قرآن پاک کی نئی بدایات یا تشریحات کے ساتھ کسی بھی رسول کو انسانیت کی طرف بھیجنے کی ضرورت نہیں پڑتے گی۔

اج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔ (المائدہ: 3)

مندرجہ ذیل آیات، جو قرآن پاک کے بالکل شروع میں آتی ہیں، ان افراد کی صفات کی نشاندہی کرتی ہیں، جو قرآن پاک سے استفادہ کریں گے، اور ان میں نجات کی یقین دیانی کرتا ہے۔ اپنی مختار اور قطعی تکمیل کی وحی شامل ہیں، اور مستقبل میں کسی بھی وحی، انبیاء،

Translate

Text

Search

Translated text

یہ وہ کتاب یے جس میں کوئی شک نہیں، بدایت یہ ان لوگوں کے لیے جو اللہ سے ڈرتے ہیں، غیب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز پر قائم ہیں، جو کچھ بھ نے ان کو دیا یہ اس میں سے صدقہ کرتے ہیں، اور آپ کی طرف بھیجنی گئی وحی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور آپ کے سامنے، اور (ان کے دللوں میں) آخرت کا یقین ہے۔ وہ اپنے رب کی طرف سے (حقیقی) بدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاخ پانی والے ہیں۔ (البقرہ: 2-5)

حدیث نبوی میں ختم نبوت

قرآن پاک کی بہت سی آیات اس خصوصی حکمت کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو قرآن پاک میں شامل آیات کو سمجھنے اور ان کی وضاحت کرنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی تھی۔ مثال کے طور پر، قرآن کے 14 باب کی آیت 4 میں، بم یہ ہے:

اور ہم نے کبھی کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان سے تاکہ وہ ان کے لیے (پیغام) واضح کر دیں۔ پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بدایت دیتا ہے۔ وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

(ابراہیم: 4) پیغمبر اسلام (ص) کی درج ذیل تعلیمات ختم نبوت کی مسئلہ سے متعلق ہیں۔ جیسا کہ حوالہ جات سے ظاہر ہے احادیث ہیں۔ مستند اور بہت سے علماء کی طرف سے ریکارڈ کیا گیا ہے اور کی طرف سے ریورٹ کیا گیا ہے۔ متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

مجھ سے پہلے آئے والے انبیاء کے سلسلے میں میرا موقف درج ذیل مثال سے سمجھا جا سکتا ہے: ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور اس عمارت کو بڑی خوبصورتی سے آراستہ کیا، لیکن اس نے ایک کوئی میں ایک خالی جگہ چھوڑ دی جہاں صرف ایک اینٹ باقی تھی۔ لوگوں نے عمارت کو چاروں طرف دیکھا اور اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر حیران ہوئے لیکن حیران ہوئے کہ اس طاق سے ایک اینٹ کیوں غائب ہے؟ میں اس گمشدہ اینٹ کی طرح ہوں اور میں انبیاء کی صف میں سب سے آخری ہوں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد، ترمذی، بابو خاتم النبیین، مسند ابو داؤد طیالسی)

اللہ تعالیٰ نے مجھے چھ نعمتیں عطا کی ہیں جو پہلے انبیاء کو حاصل نہیں تھیں۔

مجھے پاکیزہ اور کامل تقریر کے تحفے سے نوازا گیا ہے۔

میرے خوف کی وجہ سے اسے فتح نصیب ہوئی۔

جنگ کا مال میرے لیے حلal کر دیا گیا۔

ساری زمین میرے لیے عبادت گاہ بنا دی گئی ہے اور میرے لیے طہارت کا ذریعہ بھی بن گئی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، میرے مذہب میں نماز کی ادائیگی کچھ مخصوص عبادت گاہوں تک محدود نہیں ہے۔ نماز روئے زمین پر کسی بھی جگہ ادا کی جا سکتی ہے۔ اور اگر پانی میسر نہ ہو تو میری امت کے لیے حلal ہے کہ وہ زمین سے وضو کریں (تیمم) اور اگر غسل کے لیے پانی کم ہو تو مٹی سے پاک کریں۔

Translate

Text

Search

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم

میں اللہ کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اس کا اللہ پیغام پوری دنیا تک پہنچادوں اور مجھے میں انبیاء کا سلسلہ اپنے انجام کو پہنچا۔ (مسلم، ترمذی، ابو ماجد)

میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں غارت کرنے والا ہوں اور میرے ذریعے سے کفر مت جائے گا۔ میں جمع کرنے والا ہوں۔ میرے وقت کے بعد قیامت کے دن لوگ جمع ہوں گے۔ اور میں اپنے لحاظ سے آخری ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، موطا) آپ (حضرت علی) مجھ سے اسی طرح تعلق رکھتے ہیں جیسے پارون علیہ السلام موسیع علیہ السلام سے تھے۔

اگر کبھی میری امت میں سے کوئی ایسا شخص پیدا ہوا جو خدا سے سے ہمکلام ہو تو وہ کوئی اور نبیں بلکہ عمر بن خطاب (بخاری، مسلم، ترمذی) ہوگا۔

بم آخری (امت) بین لیکن میرے بعد کوئی رسول نبیں آئے گا۔ (بخاری، مسلم)

اس کے کہ بم سے یہاں ان کو کتاب دی گئی تھی۔ (بخاری، مسلم) بنی اسرائیل کی رینمائی انبیاء کرام نے کی۔ جب ایک نبی کا انتقال ہوا ان کے بعد ایک اور نبی آیا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نبیں آئے گا۔ صرف میرے بعد خلیفہ آئیں گے۔ (بخاری)

میں خدا کے انبیاء کی صفات میں آخری ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔ (مسلم)

رسولوں اور انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ نبی۔ (ترمذی، مسند احمد، انس بن مالک)

میری امت میں تیس بیان بیدا ہوں گے اور ان میں سے براہ کی ایسا کرے گا۔ دنیا کے سامنے اعلان کرو۔ کہ وہ نبی ہے لیکن میں ان کی صفات میں سب سے آخری ہوں۔ خدا کے نبی اور میرے بعد کوئی نبی نبیں آئے گا۔ (ابو داؤد)

ترمذی) • اللہ میرے بعد کوئی رسول نبیں بھیجے گا مگر صرف مبشرات نیک نظر۔ (مسند احمد، ابو طفیل، نسائی، ابو داؤد) •

میرے بعد کوئی نبی نبیں آئے گا اور اس لیے کسی نبی کے پیروکاروں کی کوئی دوسروی جماعت نبیں ہوگی۔ (بیہقی، طبرانی)

خداتعالیٰ نے دنیا میں کوئی ایسا رسول نبیں بھیجا جس نے اپنی قوم کو دجال کے ظہور سے خبدار نہ کیا ہو (مخالف مسیح)، لیکن دجال ان کے زمانے میں ظاہر نبیں ہوا۔ میں انبیاء کی صفات میں سب سے آخری ہوں اور تم مومنین کی آخری امت ہو۔ بلاشبہ دجال تم میں سے ظاہر ہوگا۔ (ابن ماجد)

میرے بعد کوئی نبی نبیں آئے گا۔ (مسند احمد) • میرے بعد کوئی نبی نبیں آئے گا۔ (مسند احمد)

Translate

Text

Search

Translated text

Select all

Listen

Share

Did you find these results useful?

Yes

No



Google Lens

English

Urdu

کورس یہیک: اسلامی اور مدنیتی علوم US

31

یہ صرف ختم نبوت کے مسئلہ پر دستیاب حضرت محمد (ص) کی مستند تعلیمات کی مختصر فہرست ہیں۔ کیا ایک

سچے مومن کو ختم نبوت میں کوئی شک ہے؟

کسی مومن مرد یا عورت کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول نے کسی معاملے کا فیصلہ کر دیا ہو تو وہ اپنے فیصلے کے بارے میں کوئی اختیار رکھتا ہے، اگر کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ یقیناً صریح غلط راستے پر ہے۔

(الاحزاب: ۳۶)

Translate

Text

Sea

یوم آخرت پر ایمان

پہ ہر اس چیز کی سچائی کی تصدیق ہے جو اللہ تعالیٰ نے
قبو میں سوال اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے موت،
پریل، ترازو، جنت، اگ اور قیامت کے دن کے دیگر

و اقتضاء۔

قبو میں سوال۔

انسان سے اس کی قبر میں سوال بوجا۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا کون ہے؟
رگزو "تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ چاہیے گا۔
مومنوں کو اس کے دعویٰ سے اس دنیا میں یختہ یقین پیدا کر دے۔

اتحاد اور انہیں ان سوالات کے صحیح جوابات دینے کی ترغیب دے گا۔

موت کے بعد مومن کہے گا: میرا رب اللہ یے، میرا دین اسلام یے اور میرا رب ہے۔
نبی محمد بیس۔ جبکہ منافق، یا کافر الجن کے ساتھ جواب دے گا:

"آ، آ، میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا، اس لئے
میں نے اسے دبرا یا۔" اس کے بعد وہ لویے کے ایک لفے سے مارے گا اور وہ
ایک انتہائی بلند آواز سے چیخے گا جسے انسانوں اور جنوں کے
علاوہ برقیز سن لے گی۔ کیا وہ اس کی چیخیں سنتے، مر چکے ہوتے؟

قبو میں کافروں کا عذاب برق ہے جیسا کہ اس کی طرف اشارہ ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

القار يعرضون عليها عن واعنيها و يوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون أشد العذاب

وہ (فرعون اور اس کی قوم) صبح و شام آگ کی لپیٹ میں رہتے
ہیں۔ اور قیامت کے دن کہا جائے گا کہ فرعون والوں کو سخت ترین
عذاب میں ڈالو۔" (غافر: 46)

اس کی نشاندہی اس مستند نبوی روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی ہے: "تمہاری آزمائش قبروں میں کی جائے گی۔ اس نے
قبر کے عذاب کو بھی صحیح قرار دیا۔
آخری قیامت کی نشانیاں

قیامت کا وقت صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ فرماتے ہیں: یملک الناس
عن الشاعة قل إنا عليها عند الله وما يدریك لعل الساعة تكون قریباً

لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم کیسے جانتے ہو؟ یہ آئتن بوسکتا ہے۔ (سجدہ: 63)
صدق اللہ کو ہے۔ تم کیسے جانتے ہو؟ یہ آئتن بوسکتا ہے۔ (سجدہ: 63)

الله علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں بتایا جو اس کے قریب۔
آنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ وہ دو قسم کے ہیں: معمولی اور بڑا۔

English → Urdu

قیامت کی بہت سی چھوٹی چھوٹی نشانیاں ہیں، ان میں سے یہ بیس: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن جو صوبہ حجاز میں بھڑک ائھے گا، وقت کی پابندی، یہ جان چیزوں کے بارے میں بات کرنا، جانوروں کی بات کرنا، ایک لوئڈی کا اپنے بچے کو جنم دینا۔ مالکن، اونچی عمارتیں کھڑی کرنے میں چروابوں کا مقابلہ، شاندار مسجدیں بنانے پر لوگوں کی فضول شان و شوکت، بنگامہ آرائی، قتل و غارت گری کی کھرت، بدکاری اور شراب نوشی کا رواج۔

ایم نشانیاں

1. امام مہدی کا ظہور قیامت کی نشانیوں میں سے یہ جیسا کہ ابل سنت کا عقیدہ ہے اور ان کا ظہور بونا ابھی باقی ہے۔

عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہو گی جب تک کہ عربیوں پر میرے خاندان کا ایک شخص (مہدی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) حکومت نہ کرے جس کا نام میرا ہو گا۔ (ابو داؤد)

نوٹ: بہت سی احادیث کی روشنی میں علماء اپلستن میں سے یہیں یہ خیال ہے کہ امام مہدی دجال سے پہلے ائمہ گے اور دجال آئے گا۔ امام مہدی کے دور کے بعد کے حصوں میں ظاہر بوتا ہے۔

2. دجال کی آمد (سیویزو مسیح) ایک جعل ساز جو خدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے پیروکار زیادہ تر یہودی ہوں گے۔ وہ مکہ اور مدینہ کے دو شہروں کے علاوہ پوری زمین کا چکر لگائی گا جس میں فریتھے اسے داخل ہونے سے روکیں گے۔ دجال کا ظہور ایک زبردست افواہ ہو گا۔ وہ آسمان کو بارش کا حکم دے گا، اور وہ کرے گا، اور زمین کو اپنی پیداوار دے گا اور وہ کرے گا۔ رسول نے اس کی پیروی کرنے یا اس پر ایمان لانے سے خبردار کیا۔

3. عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، آسمان سے دمشق تک، جہاں وہ ایک سفید مینار کے کنارے اتریں گے۔ وہ دجال کو قتل کرے گا، لوگوں کو اسلام کی دعوت دے گا، صلیب کو توڑ دے گا، خنزیر کو مارے گا، اور جزیہ معاف کر دے گا!

4. دو بڑی انسانی قوموں یاجوج و ماجوج (یا جوج و ماجوج) کا ظہور۔ وہ زمین پر تباہی یہیلانیں کے۔ اور مومین، جو اپنے نعمکانے میں ہوں گے، پھر اللہ سے دعا کریں گے کہ وہ ان کا خاتمه کر دے، اور اللہ احسن طریقے سے جواب دے گا۔

زمین کے حیوان کا ظہور آخری وقت سے عین پہلے۔ ایک حیوان جو ۵ لوگوں سے بات کرے گا اور انہیں آنے والے عذاب اور تباہی سے خبردار کرے گا۔ اللہ فرماتا ہے:

Translate

Text

Search

English → Urdu

کورس پیپر

اور جب ان کے خلاف سزا ہو جائے گی تو ہم نکالیں گے۔
زمین ایک ایسا حیوان ہے جو انہیں بتائے گا کہ لوگ در کے بارے میں یقین نہیں رکھتے۔

(نمل: 82) 6. سورج کا

مغرب سے طلوع ہونا، اس وقت تمام بنی نوع انسان اللہ پر اپنے ایمان کا اعلان کر دیں گے لیکن بہت دیر ہو چکی ہو گئی، کیونکہ اس وقت ایمان کسر انسان کے کام نہیں آئے گا۔ پہلے یقین نہیں کیا، یا اس سے فائدہ اٹھایا گیا۔

اس کا عقیدہ۔

اور بھی نشانیاں بیس جن کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو: (ان میں سے: سورج کا مغرب سے نکلنا، دھواں، دھواں، جہنم کا نکلنا)۔ زمین سے حیوان کا نکلنا، یاجوج ماجوج کا ظہور، اسمان سے عیسیٰ بن مت یم کا نزول، دجال کا ظہور، اور تین زلزلے؛ ایک مشرق میں، ایک مغرب میں، اور تیسرا جزیرہ نما عرب میں، اور ایک لانر جو عدن میں لوگوں کو اسمبلی کی سرزمین تک لے جائے کی لے زیر زمین سے نکلے گا۔ یہ ان کا ساتھ ہے گا، جہاں وہ رکیں گے وباں رک جائیں گے۔ دن رات (مسلم)

قیامت کا دن

یہ دنیا صور میں پہلی ضرب سے ختم ہو جائے گی۔ اللہ بیان کرتا ہے۔

واقعہ کہتا ہے:

ولیة في الشور فصعق من في السوات ومن في الأرض إلا من شاء الله تونيخ فيه أخرى فإذا هم قيام تنتظرون

اور صور پھونکا جائے گا اور جو لوگ اسمانوں اور زمین میں بیس سب کو اس کی موت ہو جائے گی سوائے ان کے جن کو اللہ چاہیے گا۔ پھر دوسرا بار پھونکا جائے گا تو وہ کھڑے ہو کر (اس دن کی بولناکیوں کو) دیکھ رہے ہوں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمکے گی اور نامہ اعمال کھولے جائیں گے اور وہ انبیاء اور گواہوں کو سامنے لائے گا اور (انسانوں کا) انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (الزمر: 68-70)

مرد اپنی قبروں سے حیران و پریشان نکلیں گے، اور انہیں مجلس کی سرزمین پر بلایا جائے گا کہ وہ ایک دن کے لیے کھڑے ہوں گے جو پچاس بزار سال کا ہوگا۔ ننگے، خرگوش اور غیر مختون؛ اللہ کے غیر حتمی فیصلے کا انتظار پینے یا کھانے کے لیے کچھ نہیں

ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کافر اس دن اپنے کانوں تک پسینے میں ذوب جائے گا؟

شفاعت

اس کے نتیجے میں یعنی نوع انسان کو سخت تکلیف پہنچے گی اور وہ کسی ایسے شخص کی تلاش میں رہیں گے جو ان کے حق میں اللہ سے شفاعت کرے تاکہ اللہ ان کے اعمال کا حساب لینے لگے۔ وہ اپنے باپ آدم کے پاس جائیں گے، اور ان سے ان کی شفاعت کے لیے کہیں گے۔

Translate

Text

Search



Google Lens



English

Urdu

کورس پیک: اسلامی

35

اس کی طرف سے، وہ انہیں نوح کی طرف لے جائے گا، جو بدلتے میں خود کو معاف کر کے ابراہیم کی طرف لے جائے گا۔ ابراہیم بھی عذر کرے گا اور انہیں موسن کی طرف لے جائے گا۔ موسن انہیں ایکسا کی پاس جانے کی بدایت کرے گا، جو اپنی خوابش پوری نہ کر پانے کے لئے خود کو عذر کرے گا۔ وہ اپنے سے پہلے کے رسولوں کی طرح انہیں بتاتا یہ کہ اللہ ایسا غضبناک یہ جیسا کہ وہ پہلے کبھی نہیں بوا اور نہ بی اس سے پہلے کبھی ناراض بوجا۔ عیسیٰ انہیں محمد کی پاس جانے کی بدایت کرے گا، جو ذمہ داری قبول کرے گا اور ان کی طرف سے اللہ سے شفاعت کرے گا۔ پھر اللہ اپنے بندوں کے اعمال کا حساب لینا شروع کر دے گا۔ (اس واقعہ کی تفصیل صحیح بخاری میں موجود ہے)

ذسپلے اور حساب کتاب:

تمام بنتی نوع انسان کو ان کے رب کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ،

اعلیٰ، کہتے ہیں۔

وعرضوا تل ربك لا تقل شونا كما حافلة اول مرق بل تعنكم الن تجعل للي قويدا

اور وہ آپ کے رب کے سامنے قطاروں میں کھڑے ہوں گے: "اب تم بمارے یاں اس طرح

آنے بوجیسے بم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، لیکن تم نے دعویٰ کیا تھا کہ بم

اینے وعدے کی تکمیل کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کریں گے۔" (الانفال: 48)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الله تعالیٰ آپ میں سے برا یک سے بغیر کسی مترجم کے براہ راست بات کرے گا۔

الحساب (اکاؤنٹ پر کال کرنا)

الله قیامت کے دن اپنے بندوں سے ان کے اعمال کا حساب لے گا۔ جو لوگ

اپنا نامہ اعمال اپنے دانتہ سے وصول کریں گے وہی خوشحال بین اور

جو لوگ اپنا نامہ اعمال بانی بانتہ سے وصول کریں گے یا ان کے پیچھے سے

حاصل کریں گے وہی خسارے میں بین اور وہ ان کے ساتھ سختی کرے گا۔ اللہ

فرماتا ہے:

بماری طرف یقیناً ان کا لوتنا ہے۔ پھر یقیناً بم بی انہیں بلازین گے۔

کھاتا ہے (الفashiyah: 25, 26)

تمام بنتی نوع انسان سے حساب لیا جائے گا سوائے ان کے جن کا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مطلع کیا کہ وہ مستثنی ہوں گے۔ ان

کے پیروکاروں میں سے ستر بزار بین جنہیں بغیر حساب اور سزا کے

جنت میں داخل کیا جائے گا۔

پہلی امت، جس قوم سے اس نے حساب لیا، وہ امت محمدیہ ہے۔

جب کہ سب سے پہلی چیز جس کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے

گا وہ صیغہ ہے۔ اگر کسی مسلمان کی نماز اللہ تعالیٰ کے بارے میں قبول ہوئی

بے تو اس کی باقی نیکیاں بھی قبول ہوتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس کی کوئی

نیکی قبول نہ ہو گی۔

Translate

Text

Search

الحوت (بول)

یہ پانی کا ایک عظیم جسم ہے جو محمد کو عطا کیا گیا ہے، اللہ کی قسم والوں کو اس سے روک دیا جائے گا۔ حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہے شماز بین۔ اس کی لمبائی ایک ماہ کے سفر کی مسافت ہے اور اسی طرح اس کی چوڑائی بھی۔ یہ پہلے سے موجود ہے۔ جو اس میں سے ایک بار پی لے اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

المیزان (بیمانہ)

قیامت کے دن مردوں کے اعمال تولے کا ترازو بنایا جائے گا۔ یہ ایک حقیقی پیمانہ ہے جس کے دو حقیقی پہلو بین، خدائی انصاف کی مکمل بیداری میں۔ جس کی نیکیاں اس کی برائیوں پر غالب ہوں گی وہ فلاح پائے گا اور جنت میں جائے گا اور جس کی برائیاں اس کی نیکیوں پر زیادہ ہوں گی وہ خسارے میں ری گا اور جہنم کی اگ میں مبتلا ہو گا۔ اللہ فرماتا ہے:

والوزن يومين الحق فمن تقلب موازيته لأولئه هم المفلحون ومن خفت موازيتنا لاوتيات الذين يروا الفهم بما كانوا يابتنا بقيموهن

اور اس دن تولنا درست ہو گا۔ اور جن کے اعمال کا پلزا بھاری ہے وہی فلاخ پانے والے بین۔ حالانکہ جن کا وزن ترازو میں بلکا ہے، وہی لوگ بین جنہوں نے اپنے آپ کو برباد کیا کیونکہ انہوں نے بماری نشانیوں کو جھٹکایا۔ (الاعراف: 8, 9) رہ

اصحاب الاعراف

وہ لوگ جن کی نیکیاں اور اعمال برابر ہوں گے تو وہ لوگ بین۔

گی۔

سیرت (بل)

کافروں اور منافقوں کی کوئی نیکی تولے کے لائق نہیں ہے۔ ان کی نیکیاں آندھی کے دن اڑ کر راکھ بوجائیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیرت کو بیان کرنے پولے فرمایا:

سیرت جہنم کے درمیان ایک پل ہے جس پر پاؤں مضبوط نہیں ہوں گے۔ اس میں گدھے کی طرح کانٹے اور کانٹے پوتے بین 1 درخت۔ سیرت تلوار سے تیز اور بالوں سے پتلتی ہے۔ اس کے بڑ طرف کانٹے لگے ہوئے بین جس کو نیچے کھینچنے کا حکم دیا جائے۔ کچھ لوگ تیزی سے سیرت کو عبور کریں گے۔ (الحکیم) سیرت سے تجاوز کرنا گہ، کچھ آبستہ آسٹہ، پار کریں گے، جبکہ باقی جہنم میں اتریں گے۔

پل کو عبور کرنا تمام بداخلہ اس کے بعد ہوگا۔ جبکہ نوع انسان پر لگو ہوگا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

Translate

Text

Translated to

Google Lens

English → Urdu

کورس پیک ایامک اینڈ ریلیجیئس استڈیز 37

تم میں سے بر ایک اس سے ضرور گزرے گا۔ یہ ایک وعدہ یہ جو وہ آپ کے رب سے ضرور پورا کرے گا۔

سب سے پہلے پل کو عبور کرنے والے محمد اور مومنین بون گے۔ باقی مسلمانوں کی حفاظت ان کی کامیابیوں پر منحصر ہوگی۔ کچھ پل کو آنکھ کے چٹانے سے زیادہ تیزی سے پار کریں گے، کچھ بجلی کی طرح، کچھ بوا کی طرح، کچھ پرندوں کی طرح، کچھ بہترین گھوڑوں کی طرح، اور کچھ تیز رفتاری سے۔ رفتار، کچھ چلتے ہوئے، اور کچھ رینگتے ہوئے، جبکہ دوسرے اپنے بیدروں کو ساتھ کھینچیں گے۔

مسلمان، جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہیں، سب سے زیادہ وہ جنت کے راستے میں سیرت کو عبور کرنے والے سب سے تیز بون گے۔ اللہ سے دعا یہ کہ وہ بمیں ایسے مومنین میں سے بنائے۔

جنت اور اس کی تفصیل

جنت وہ نہکانہ یہ جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن مومنین کے لئے تیار کیا ہے۔ یہ ایسا نہکانہ یہ جس میں نعمتوں کے وہ تمام ذرائع شامل ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھئی ہیں، نہ کسی کان نے سنے بون گے اور نہ ہی انسانی دین نے اس کا تصور کیا ہوگا!

جنت میں بر ایک کے مرتبے، ایمان اور تقویٰ کے اعتبار سے مومنین کے لیے مختلف درجات تیار کیے گئے ہیں۔ جنت میں پاکیزہ ساتھی ہیں۔ خوبصورت کنواری حوروں عین، سبز ریشمی لباس میں جوان لذکیاں، یہ بدل بانی کی نہیں، خالص شد کی نہیں، غیر متغیر دودھ کی نہیں، اور شراب کی نہیں جو اسے پینے والوں کے لذت رکھتی ہیں، جنت کے رینے والے بھل، پرنسے ان کی پستد کا گوشت، زیورات اور سونے چاندی کے محلات۔ جنت کی کنکریاں موتی اور مرجان ہیں، اس کی مٹی خوشبودار مشک ہے۔ جنت میں ایسی چیزیں ہیں جو سب سے زیادہ مطلوب ہیں، اور دیکھنے والے کی آنکھوں میں سب سے زیادہ خوشی بوتی ہے۔ اس کے باشندے اس میں بیمیشہ رہیں گے۔ مومن عورتیں خواہ ان کی عمر کتنی بھی ہو، جنت میں اپنے مرد ساتھیوں سے لطف اندوزو ہونے کے لئے جوان ہو جائیں گے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر عورت اپنی پانچ نمازیں ادا کرے اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور اپنے شوبرا کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہی داخل ہوگی (ابن حبان)

اللہ کی نظر

بیغمبروں نے فرمایا:

جب ابل جنت کو اس میں داخل کیا جائی گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمیں اور زیادہ دون؟ وہ کہیں گے۔

Translate

Text

Search

English → Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم

"کیا تو نے بمارے چہرے سفید نبیں کیے؟ کیا تو نے بھیں جنت میں داخل نہیں کیا اور بھیں اگر سے نجات نہیں دی؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت اللہ اپنا چہرہ کھول دے گا۔ ان کے لیے آپنے رب، نعمت دینے والے اور برگزیدہ کو دیکھنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ (مسلم)

اللہ کو اگلے جہان میں صرف اپل ایمان بی نظر آئیں گے۔ اللہ کا دیدار ایک حقیقت ہے جو اللہ کے ارشاد سے ثابت ہے:

اس دن چہرے اپنے رب کو دیکھتے ہوئے روشن ہوں گے۔

(القیامۃ: 22,23)

روایات اس بات پر بھی زور دیتی ہیں کہ اللہ کا نظارہ سچا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

یہ شک تم اپنے رب کو اسی طرح صاف دیکھو گے جس طرح تم شب قدر کے جاند کو دیکھتے ہو۔ اس کی معموری، بغیر کسی الجھن کے۔ (صحیح البخاری و صحیح مسلم) اللہ کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو اپل جنت پر ظاہر کرے گا اور وہ اس کی طرف دیکھیں گے۔ اس طرح وہ اسے صاف طور پر دیکھیں گے۔ اس میں کوئی خوشی ان کی برابری نہیں کرے گی اور نہ بی اس میں کوئی خوشی یا خوشی ان کی خوشی کے ساتھ کھڑی ہوگی۔ (سنن ترمذی)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جن کے دیدار سے فیض یاب ہوں گے۔ اللہ کا

چہرہ دوسری طرف کافر قیامت کے دن اللہ کے دیدار کی عظیم نعمت سے محروم رہیں گے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

بلکہ اس دن وہ اپنے رب کو دیکھنے سے ضرور روکے جائیں گے۔"

جہنم اور اس کی تفصیل

اگر وہ نہ کانا یہ جو اللہ نے ان کافروں کے لیے تیار کر رکھا ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ کے لیے بیتا، زوج یا شریک تھہراتے ہیں۔ نیز ان لوگوں کے لیے جو سود اور دیگر غیر قانونی طریقوں سے دوسروں کی جانب دادیں بڑپ کرتے ہیں اور جو انسانوں یا جانوروں کی تصویریں یا مجسمے بناتے ہیں۔ یہ ان عورتوں کا نہ کانا یہ جو اپنے شوپرتوں کے علاوہ دوسروں کے لیے اپنے آپ کو زینت دیتی ہیں اور زانیوں اور خود کشی کرنے والوں کے لیے۔ اس کے سات دروازے اور سطھیں ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کی اگ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

بے ایک بزار سال تک جلتا رہا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گیا، اور یہ ایک بزار سال تک جلتا تک جلتا رہا یہاں تک کہ سفید ہو گیا، اور ایک بزار سال تک جلتا تک جلتا رہا یہاں تک کہ سیاہ ہو گیا۔ اس کے شعلے کبھی نہیں بھڑکتے۔ کے کپڑے

Translate

Text

Search



Google Lens



English

Urdu

کورس پیک. اسلامی اور مذہبی علوم

اس کے قیدی آگ سے بنے بیں۔ ان کا کھانا غسلیں، عزقوم اور دھری ہے۔ اس طرح کے کھانے سے نہ تو فربہ ہوتا ہے اور نہ ہی بھوک میں مدد ملتی ہے، جیکہ ان کا مشروب انتہائی گرم پانی بوگا جو انتہوں کو کاثنا ہے۔ جب بھی ان کی کھال نکل جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کی جگہ لے لیتا ہے تاکہ وہ مسلسل تکلیف میں ریبیں۔
(لارمنڈی میں)



Translate

Text

Search

Translated text

T Select all

Listen

Share

D

Did you find these results
useful?

Yes

No



Google Lens

English

Urdu

کورس پیک:

القضاۃ اور القدر پر ایمان 4

قدر اللہ کی طرف سے چیزوں کو ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے مقدم کرنا یعنی پیدا کرنے سے پچاس بزار سال پہلے ہی بر چیز کو پہلے سے ترتیب دیا تھا۔ (مسلم) اللہ تمام مخلوقات اور ان کے افعال کا خالق ہے۔ پس وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں، اجھا یا برا، اس کے حکم کے مطابق ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

لے شک بم نے بر چیز کو ایک حکم سے پیدا کیا ہے۔ (القمر: 49)

قدر پر اعتقاد اس امر کی تصدیق ہے کہ تمام عالم اور خاص احکام پہلے سے لکھے گئے ہیں اور بر واقعہ کا عمل اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ اس نے بر چیز کو پیدا کیا ہے اور اس کے لیے اس کا صحیح پیمانہ مقرر کیا ہے۔

قدر کے مراحل:

قدر پر یقین کے لیے یہ یقین کرنا ضروری ہے کہ:

1- اللہ تعالیٰ بر چیز سے باخبر ہے اور اس کا علم بر چیز پر محیط ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

”کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے؟ یقیناً یہ سب ایک کتاب میں محفوظ ہے اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔ (الحج: 70)

2- اللہ تعالیٰ نے محفوظ شدہ تختی میں بر چیز کے حصے پہلے سے مقرر کر رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے: ”کوئی چیز ایسی نہیں جو زمین پر ہوتی ہے یا تم میں ہوتی ہے، مگر وہ ہوتی ہے اس سے پہلے کہ ہم اسے وجود میں لانے۔ (الحدید: 22-3)

اللہ کی مرضی اور اس کی مرضی کے بغیر کوئی جیز آسمانوں اور زمین پر نہیں ہوتی۔ جو اللہ چابتا ہے، ہوتا ہے، اور جو وہ کرتا ہے۔ نہیں، نہیں ہوتی۔ اللہ فرماتا ہے:

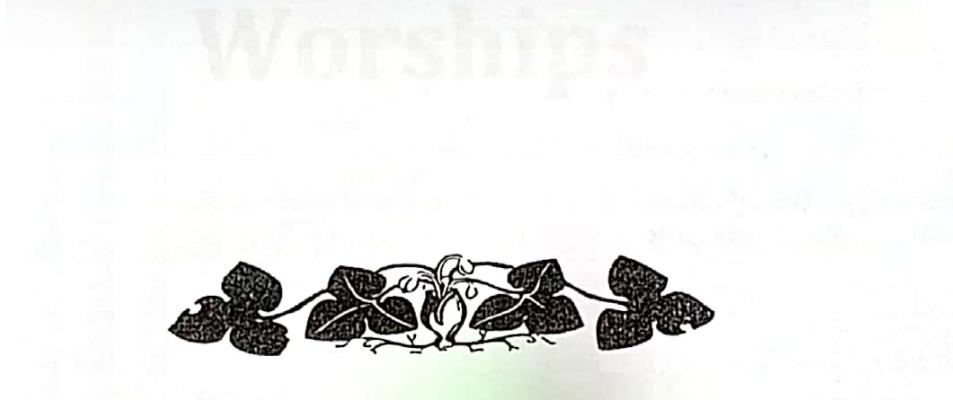
لے شک اس کا حکم صرف یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو چابتا ہے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا۔ اور یہ ہے۔ (نیسین: 82)

القدعة اللہ کے ایک عمومی حکم کی علامت ہے، جیسا کہ بر جاندار کو موت آئی گی، جب کہ القدر اللہ کے ایک خاص فرمان، یا قضا کے نفاذ کی طرف اشارہ کرتا ہے، جیسا کہ وہ شخص ایک خاص دہن اور جگہ پر مرے گا۔

Translate

Text

Search



Translate Text Search

Translated text

Select all Listen Share

Did you find these results useful? Yes No

Scanned with CamScanner

11:32 AM

10.1 k/s 51



Google Lens



English → Urdu

کورس پیک اسلامی اور مدیبیس سندھ
Course on Islamic and Medical Sciences

عبادات

Take a photo of words to translate



English

Urdu

کورس ییک: اسلامی اور مذہبی علوم

43

عبادات (عبادت اور مناسک)

غایلخ لفظ عبادت (الْعَبَادَةُ عِبَادَةٌ مَعْنَى غَلَامٍ اور بندگی یے جس کا مطلب بندے کے طور پر ذکھایا جا سکتا ہے۔

پھر غلامی حقیقی غلام بننے کے چند مرحلے میں ہے:

1- رب کو پہچاننا

اس سے مراد رب (الله) کا تعارف ہے۔ یہ کے ذریعے پایا جا سکتا ہے۔ توحید کا اسلامی عقیدہ۔ 2- رب

(الله) کے بندے کی حیثیت سے سرتسلیم خم کرنا

اس سے مراد غلامی کو تسليم کرنا اور پھر خود کو مکمل طور پر اس کے تابع کر دینا ہے۔ یہ مسلمان ہونے کے دعوے سے بو سکتا ہے۔

3- رب (الله) کا احترام اور تعظیم

اس سے مراد رب کی عظمت اور اس کی حیثیت کا نظریہ ہے جسے اس کی صفات سے سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ اس حقیقت کی طرف رینماں کرتا ہے کہ رب "تمام جہانوں کا رب" ہونے کی وجہ سے احترام کا مستحق ہے اور بندوں کو بمیشے اس کے غضب سے ڈرنا

جائے۔

4- رب کی اطاعت

اس مضمون سے مراد فطری اور منطقی نتیجہ کو پیش کیا گیا ہے۔ رب یہ غلامی کا تقاضا ہے جس کے بغیر غلامی کا تصور بی نہیں بو سکتا موجود بندے کی ساری زندگی احکام کے مطابق گزارنی چاہے۔

رب

5- رب (الله) سے وفاداری

الله کی ساتھ وفا بی بندوں کو تمام انجمنوں سے روکتی ہے۔ بندہ ہونے کی وجہ سے انسان کو الله کے سوا تمام اختیارات اور حکام کی مذمت کرنی پڑتی ہے۔

براءتیں:

حوالہ:

وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدني (الفاریات 56)

میں نے جنوں اور انسانوں کو اس مقصد کے لیے بیدا نہیں کیا۔

انہیں میری عبادت کرنی چاہے۔

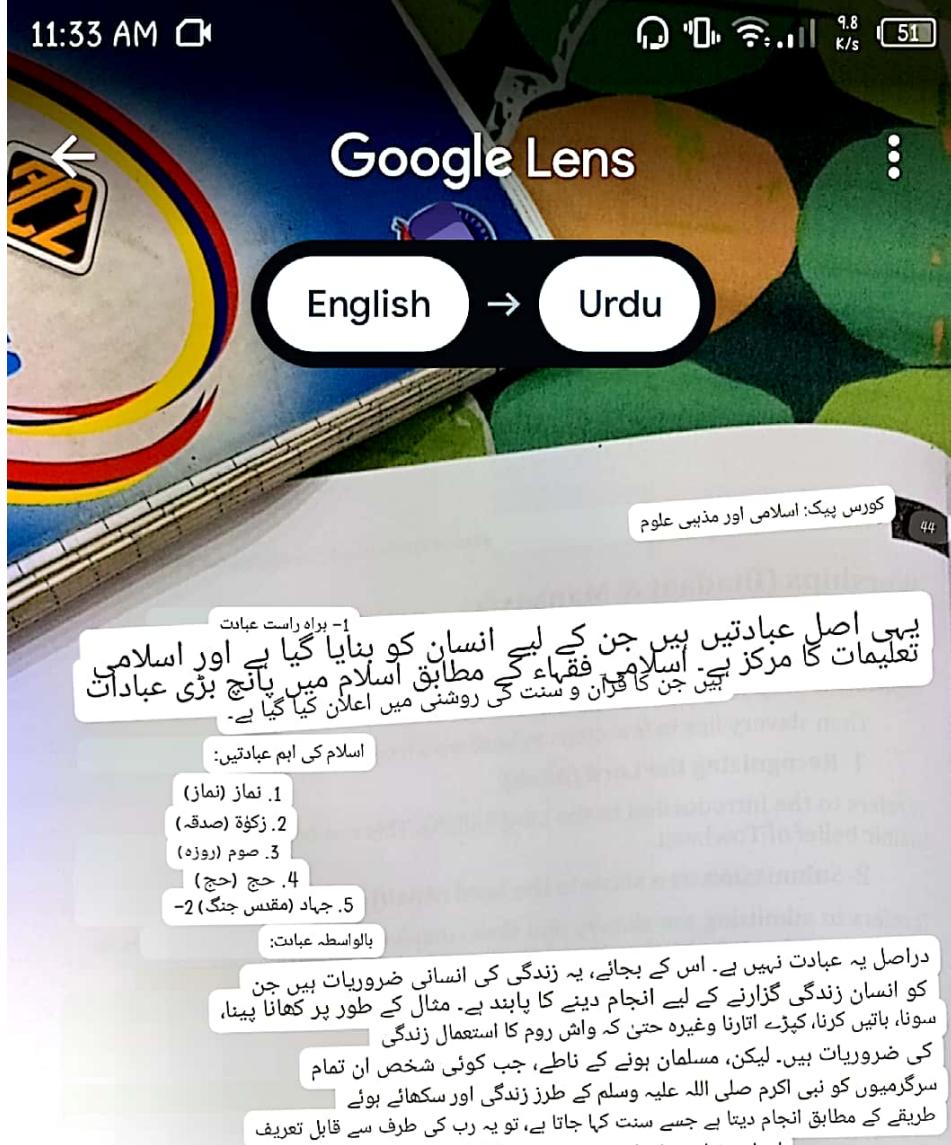
اسلامی تعلیمات کے مطابق عبادات کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اقسام:

Translate

Text

Search



English

→ Urdu

الصلوة (نماز)

عربی لفظ جس کے لغوی معنی نماز کے بین۔
واجب حکم:

بُر مسلمان پر دن میں یا ناج بار نماز فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا
وأقيموا الصلاة ولا تكونوا من المشركين والروم: (31).

بے: اور نماز قائم کرو اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں میں شامل نہ
بو۔
رات الكسارة كانت على المؤمنين كتبوا لموقتاً والآء (105)

بے شک نماز مومنوں پر ایک فرض ہے جو وقت کے ساتھ بندھا بوا ہے۔
تاریخ:

نماز صرف اس امت پر فرض نہیں ہوتی بلکہ اسلام سے پہلے ان تمام
امتوں پر فرض کی گئی جنہوں نے بدایت الہ کو قبول کیا۔
مثال:

ابراہیم علیہ السلام:

رب اجعلني مقim الصلاة ومن ذريتي ربنا وتقبل دعاء (ابراهیم: 10).
اَلَّا مِيرَ رب مجھے صلوٰۃ پر ثابت قدم رکھ اور میری اولاد کو بھی۔
اسمعاعیل علیہ السلام:

وكان يأمر أهله بالصلوة والآلة وكان عند ربه مرضيا (مریم: 55) وہ
أپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ
بن اسرائیل:

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنَاء أَقِيمُوا السَّمَاوَةُ وَأَتُوا الْأَلْوَةَ (البقرة:
83) اور لوگوں سے اچھی بات کرو اور نماز پر قائم رہو اور زکوٰۃ ادا کرو۔
عیسیٰ علیہ السلام:

وأوصي بالشارة والآلة مادمت حيا (مرم)
(3) اور جب تک میں زندہ ہوں اس نے مجھ پر نماز اور زکوٰۃ فرض کی یہ۔
فلسفہ:

یہ انسانوں سے غلامی کی بلندی دکھانے کا بہترین طریقہ ہے اور
رب کی حاکمیت۔
صلاح، ایک نظر میں، ایک عام حرکت ہے جس میں کوئی خاص خصوصیات نہیں ہیں۔ پھر
اسے اسلام کا ستون اور بڑی عبادت کیوں قرار دیا گیا یہ حتیٰ کہ تمام انسانوں کو
اس مقصد کے لیے پیدا کیا گیا یہ؟ اس سوال کا جواب دینے
کے لیے، اگر ہم ان تمام ممکنہ طریقوں پر غور کریں جن کا انتخاب کیا گیا یہ۔

انسانوں کی طرف سے کس کا احترام اور احترام ظاہر کرنے اور اسے دکھانے کے لیے
خود سپردگی، بمیں درج ذیل امکانات ملتے ہیں،



Google Lens



English

Urdu

курс пик: اسلامی اور مذببی علوم

1- کسی کے سامنے باتھ پاندھ کر کھڑا ہونا جو تمام احکام علامت ہے۔ 2- کسی کے سامنے جھکنا اور اس کا احترام کرنا۔

3- کسی کے قدموں میں سرپر ڈالنا جو عاجزی و انکساری کی بلندی ہے۔ آداب ہیں جو ہم بادشاہوں کے شابی درباروں میں پا سکتے

قدیم زمانے میں شہنشاہوں کا احترام اور احترام کرنے کے لیے۔

4- حکمران، اس سے کبیں زیادہ مستحق ہیں جیسا کہ وہ سب سے بڑھ کر ہے، لیکن اس کے احترام اور تعظیم کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ ورنہ وہ بھی بادشاہوں

اور حکمرانوں نے اختیار کیا ہوتا۔ صلاة میں مذکورہ بالا تمام چیزیں شامل ہیں خاص طور پر آخری نماز

جو بر رکعت میں دو مرتبہ دبرائی جاتی ہے۔ چنانچہ انسان کو اس طرح حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کے لیے تعظیم کرے اور اس کے سوا کسی کے

سامنے نہ جھکے۔ پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ واحد اور اکیلا ہے جو اس قسم کے احترام اور احترام کا مستحق ہے۔ اسلام میں کسی کے سامنے جھکنے کی سختی سے ممانعت ہے۔ یہ شک یہ غلامی کی انتہا ہے۔

ایمیٹ:

1- اسلام کا مستون

2- نبی کی آخری وصیت۔

3- مومن اور کافر میں فرق۔

اڑاتا:

1- نماز یہ حیاتی اور بڑے کاموں سے روکتی ہے۔

2- زندگی میں وقت کی

بایانی۔ 3- جسمانی فتنس۔

Translate

Text

Search

Translated text

Select all

Listen

Share

D



Did you find these results useful?

Yes

No



English

Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم 479

صوم (روزہ)

عربی زبان کا لفظ یہ جس کے معنی بین رونما، بچانा ہے۔ معنی:

صبح سویرے تک کھانے پینے اور جماع سے پریبیز کرنا

ذی شروع:

عروب افراد

اسلام میں حیثیت:

روزے فرض بین۔

بدر مسلمان پر بر سال رمضان المبارک کے ایک مقدس مہینے کے

یائھا الذین أمنوا كتب علم الصيام كما كتب على الذين من قبلکم تتقدون

(البقرة: 183) اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے بین جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پریبیزگار بن جاؤ۔

ایمیت:

یہ اسلام کا چوتھا ستون ہے۔

تاریخ:

روزہ صرف اس امت پر فرض نہیں ہے بلکہ برقوم کے پاس کسی نہ کسی طور پر روزہ رکھنے کا تصور موجود ہے حتیٰ کہ ان مذاباب میں بھی جو غیر ظابری مذاباب میں شمار بوتے ہیں۔ جہاں تک نازل شدہ مذاباب کا تعلق یہ تو

الله تعالیٰ فرماتا ہے:

کتابکیب على الذین من قبلکم

جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر (روزہ) فرض کیے گئے تھے۔

مقصد اور فلسفہ:

امکم تشققون

تقویٰ حاصل کرنے کے لیے، جیسا کہ اللہ نے بمیں بتایا ہے، "تاکہ تم پریبیزگار بن جاؤ۔" (البقرة: 183)

نوٹ:

کھانا پینا زندگی کی ضروریات بین جن کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن روزے میں آپ پر دن بھر ان تمام چیزوں سے پریبیز کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ غیر فہم حکم معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس حکم کے پیچھے مقصد بیان فرمایا ہے۔

اس کے فائدے اور ثواب:

1- تقویٰ حاصل کرنا،

2- اللہ تعالیٰ کی

خوبشودی۔ 3- آخرت میں بخشش۔

Translate

Text

Search

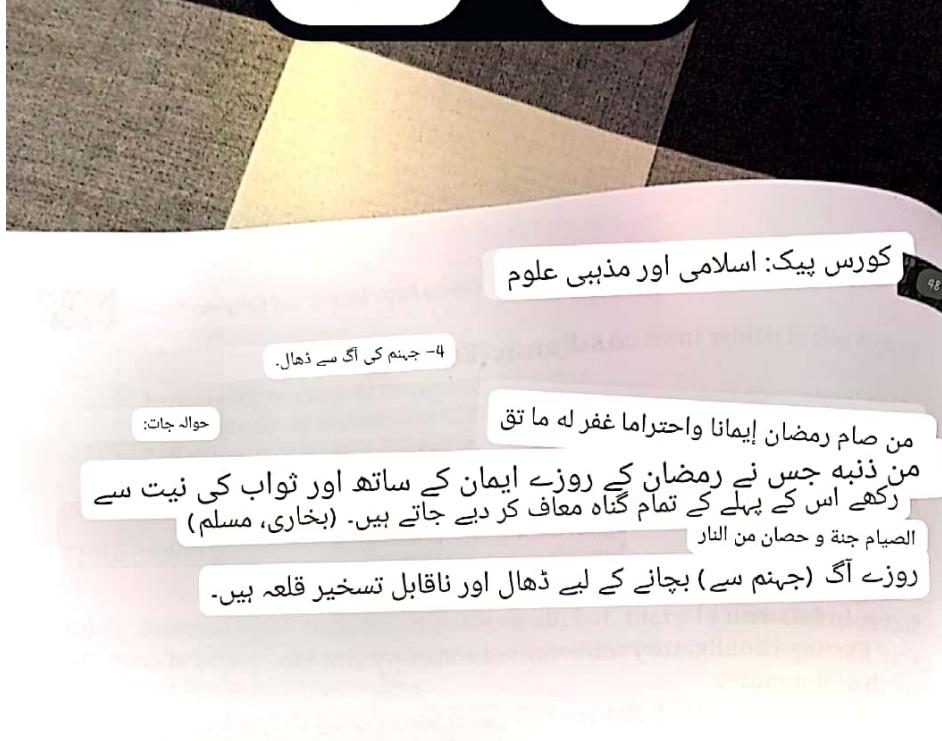


Google Lens



English

Urdu



Translate

Text

Search

Translated text

Select all

Listen

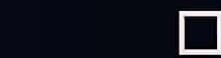
Share



Did you find these results useful?

Yes

No



Google Lens

English

Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم ۴۹

زکاۃ (صدقة)

معنی:

عربی لفظ جس کا مطلب یہ پاک کرنا۔

اللّٰهُ أَكْرَمُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَنْ يَعْمَلْ مِنْ حَسَنَاتٍ يُنْظَمْ لَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنْ سُوءَاتٍ يُنْظَمْ لَهُ وَمَا يُنْظَمُ لَهُ يُنْظَمُ لَهُ وَمَا يُنْظَمُ لَهُ يُنْظَمُ لَهُ

ذی شروع:

قرآن میں مذکور مخصوص لوگوں کو سالانہ ۵۰٪ مخصوص رقم، ریورزات، جائیداد اور دولت بطور صدقہ ادا کرنا۔

حالت:

زکوٰۃ ان مسلمانوں کے لیے ایک واجب حکم یہ جو معیار بر بورا اترتے ہیں۔

وأَقِيمُوا الصُّنُوْنَ وَأَتُوْا الزُّكُوْةَ وَالْكَعْوَةَ وَالْكَعْوَةَ مَعَ الْأَكْوَبِينَ (البقرة: ۴۳)

ساتھ رکوع کرو۔

ابیت:

اسلام کے ستون

تاریخ اور پس منظر:

اسماعیل علیہ السلام:

زکوٰۃ اسلام کا دوسرا ستون یے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

وَكَانَ يَأْمُرُ اللَّهَ بِالشَّرِيكَةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضَنَا (مردم: ۵۵)

وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے۔

بنی اسرائیل:

وَقَالُوا لِلنَّاسِ سْتَارُ أَقِيمُوا الشَّدَّةَ وَأَتُوْا الزُّكُوْةَ (البقرة: ۸۳)

اور لوگوں سے اچھی بات کرو اور نماز پر قائم ربو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ وقال الله
إِلَى ممْكُنِ أَيْنَ أَنْتَهُ الْقُوَّةُ وَالْيَتَمُ الْوَكْرَةُ وَأَمْتَمُ يَرْسُلُ وَعَارَتُهُ (المائدۃ: ۱۲) اللہ

تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور میرے رسولوں پر ایمان لاو اور ان کی تعظیم کرو۔

عیسیٰ علیہ السلام:

وَسِينَ بَالْ أَسْلُوْةِ وَالْوَلُوْةِ مَادِمَتْ خَارِمِيْرِ (۳۱)

اور جب تک میں زندہ ہوں اس نے مجھ پر نماز اور زکوٰۃ فرض کی ہے۔

فلسفہ:-

یہ بمیں اللہ کی ملکیت کی یاد دلاتا ہے۔

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ (البقرة: ۲۸۴)

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔

ان الأرض اللہ لا یورثها من یشاء من عبادور الأعراض

128 بیشک زمین اللہ کی ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اس میں سے وارث دیتا ہے۔
اس کے بنتے۔

Translate

Text

Search

2- اللہ کی غلامی اور عاجزی کا اظہار کرنا۔

3- غریب اور نادار لوگوں کی مدد کرنا۔

ویطعمون الطعام على حبه مسکینات یتیمما رأسیرا
والدھر:8) اور وہ اس کی محبت میں مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا دیتے
بیس۔

4- کسی کے باطن کو پاک کرنا۔

۱۷:۱۸) ها الانقى و الذى يوق ماله يتولى (اللیل:

اور اس (آگ) سے نجات پانے والا سب سے زیادہ پریبیزگار ہوگا۔ جو اپنا مال دیتا ہے۔
(بطور صدقہ) پاک بونا۔

اس کا فائدہ:

1- اللہ تعالیٰ کی خوشنوودی۔

2- دولت میں اضافہ۔

3- نقصانات سے تحفظ۔

4- آفات سے حفاظت۔

5- اللہ کے غضب سے حفاظت۔

6- قیامت کے دن پناہ۔

7- جہنم کی آگ سے ذہال۔

8- لمبی عمر دیتا

9- خوف اور غم سے بچاتا ہے۔

Translate

Text

Search

English → Urdu

کورس پیکے اسلامی اور مذہبی استذلal
51

الحج

معنی: بے
50

ذی شروع:

عربی زبان کا لفظ یہ جس کے معنی بیس ارادہ کرنا، ارادہ کرنا۔

للہ کوچھ مخصوص اوقات میں کچھ مخصوص اعمال کرنے کی لیکھر روانہ ہوتا۔

حیثیت اور اہمیت:

حج لیم کے ستونوں میں سے پانچواں اور آخری ستون یہ۔ زندگی میں ایک بار فرض یہ ان مسلمانوں پر جو اس کے فرض کے معیار پر پورا اترتے ہیں۔

وَهُوَ عَلَى الشَّامِ مِنَ الْبَيْتِ مِنْ أَسْطِاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (آل عمران: 97)

الله تعالیٰ کا حق ہونے کے ناطے لوگوں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔

أَنَّ اللَّهَ فَرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ لِحِجَّةٍ
إِنَّ اللَّهَ نَهَىٰ تَمَّاً مِّنْ حَلَالٍ فَلَا يَنْهَا إِنَّ اللَّهَ فَرِضَ كِبَرَىٰ لِلَّهِ حَجَّاً (مسلمان)

مویار

حج بر مسلمان پر فرض نہیں بلکہ صرف ان پر فرض یہ جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اس تک پہنچنے کا انتظام کریں۔ اس کے لیے دو تقاضے ہیں۔

1- صحت مند اور یہ خوف ہونا۔ (طبع لحاظ سے فتح اور پرمان)

2- دولت مند ہونا۔ (کافی اخراجات ہیں)

تاریخ:

1- سب سے پہلے، ابراہیم علیہ السلام پر فرض کیا گیا جیسا کہ قرآن سے یہ بتا یہ،

وَأَذْنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجَّ (الحج: 27)

اور لوگوں میں حج (فرض) کا اعلان کرو۔ (الحج: 27) 2-

پھر ان کے بیتے اسماعیل علیہ السلام اور ان کی اگلی نسل پر۔
یہ سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور تک جاری رہا۔

مقصد:

1- اللہ کی برتری ظاہر کرنا۔

2- اللہ سے محبت کا جذبہ پیدا کرنا۔

3- ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتا۔

اس کا فائدہ اور انعامات:

1- اللہ سے محبت کا جذبہ۔

2- اللہ کی رضا۔

3- تمام گتابوں کی بخشش۔

4- مسلمانوں کی مردانہ طاقت کو ظاہر کرنا۔



Google Lens



English

Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم

52

6- دنیا کے مختلف حصوں کے مسلمانوں کے بارے میں آگاہی 5- مسلمانوں کا اجتماع.

تمام مسلمانوں کے لیے مساوات.

حوالہ جات:

من حج فلم برفث و لم يفسق رجع كيوم

ولدته أمه جس نے حج اس طرح کیا کہ اس میں کوئی فحاشی اور کوئی
گاہ نہ بو تو وہ اسی طرح پلٹ گیا جس طرح اس کی ماں نے اسے
جنتا۔ (بخاری، مسلم)

الحج البرور ليس له جزاء إلا الجنة

نیکیوں سے بھر پور اور قبول شدہ حج، اس کا کوئی معاوضہ نہیں۔

جنت کے علاوہ

Translate

Text

Search

Translated text

T Select all

Listen

Share

Download



Did you find these results
useful?

Yes

No





Google Lens



English



Urdu

کورس پیک اسلامی اور مذہبی علوم 53

اسلام اور جہاد کی تبلیغ

اسلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ دین ہے جس کی پیروی کے لئے اس نے تمام انسانوں کو منتخب کیا ہے، لیکن شیطان جو کہ انسانیت کا بدترین دشمن ہے، انہیں گمراہ کرتا ہے اور انہیں ایسے ہے بودہ اور بربے کاموں کی ترغیب دیتا ہے جو راہ راست سے بھٹکنے کا سبب بنتے ہیں۔

پس ضرورت ہے کہ یہیشہ بندوں کو اللہ کے راستے کی طرف دعوت دین اور یہ ان تمام لوگوں کی ذمہ داری ہے جو اللہ کے سچے بندے ہیں اور راہ راست پر ہیں۔

اسلام کی تبلیغ کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے،

1- مسلمانوں کے درمیان

تبلیغ 2- غیر مسلمون کو اسلام کی تبلیغ

مسلمانوں میں تبلیغ:

مسلمانوں کو اسلام کی مکمل تعلیمات کی طرف دعوت دینا اسلام کا تمام مسلمانوں کے لئے مقرر کردہ ایک ایام کا ہے۔ فطرت کے مطابق انسان مست سوت جاتا ہے اور اسلامی تعلیمات سے گریز کرنے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ شیطان اسے شرمناک اور بربے کاموں کے لئے اصرار کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں انسان رب کے مقرر کردہ فرائض اور فرائض سے انحراف کرتا ہے۔ اسلام

لصہن

سکھاتا ہے کہ یہ دوسرے مسلمانوں کو نصیحت کریں اور انہیں ان کے لئے یاد دلانیں۔

فرائض اور فرائض تاکہ وہ فرض شناس بن جائیں۔ اسلام کا یہ طبقہ ہے۔

جسے "امر بل معروف اور نبی انبیل منکر" کہا جاتا ہے (میلے کی بول لگانے اور

غیر منصفانہ سے منع کریں)

اسلام اس تعلیم پر بہت زور دیتا ہے اور اسے کلید قرار دیتا ہے۔

کامیاب

الله فرماتا ہے:

”قسم ہے وقت کی، انسان درحقیقت خسارے میں ہے، سوائی ان لوگوں کے جو ایمان لانے

اور عمل صالح کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی پیروی کی تلقین کرتے رہے اور ایک

دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے۔ (العصر) اللہ تعالیٰ

مزید فرماتے ہیں:

”تم بیترين امت ہو جو بھی نوع انسان کے لئے بیدا کی گئی ہے، تم نیکی

کا حکم دیتے ہو اور براہی سے روکتے ہو، اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو، اگر اب کتاب ایمان لے آتی تو ان کے لئے بیتربوقا، ان میں ایمان والے بھی ہیں۔

جیکہ ان میں سے اکثر گھبگار ہیں۔“ (آل عمران، 110)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مجھے اس ذات کی قسم جس نے میری جان قبض کر رکھی ہے، تم نیکی کا حکم دو

اور نالنصافی سے روکو، ورنہ اللہ عنقریب تم پر اپنا عذاب بھیجے گا۔ پھر تم

اس سے دعا کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کرے گا۔“ (ترمذی)

مزید فرمایا:

Translate

Text

Search

English

Urdu

کورس بیبک: اسلامی اور مذہبی علوم

54

”تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ اسے زبردست بدل دے، اگر اس ایمان کا ادنیٰ ترین درجہ ہے۔“
برائی سے منع کرنے کے تین مراحل بیس جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائے ہیں۔
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس حدیث میں پہلا قدم استعمال کرنا ہے۔
دوسرے مرحلے سے مراد وہ نصیحت ہے جو عام لوگوں کے لئے تجویز ہے۔
کی جاتی ہے، جبکہ تیسرا مشروط ہے۔ یہ مخصوص حالات کے لئے تجویز کیا جاتا ہے۔
لے جب مشیر غیر محفوظ محسوس کرتا ہے۔ اسلام اس مخصوص خالق کیا جاتا ہے۔
برائیوں سے الگ تعلک رہنے کی سفارش کرتا ہے۔
force،

اسلام اللہ کے نزدیک دین ہے اور انسان غلام ہیں۔
اس کو اسلام، بخ نوع انسان کے حق میں، سچے مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہے۔
غیر مسلمون کو اسلام کی دعوت دینا کیونکہ یہ حقیقی معنوں میں کامیابی کی کلید
غیر مسلمون کو اسلام کی تبلیغ:

فرماتا ہے: ”کہہ دو کہ اے ابل کتاب، بمارے اور تمہارے درمیان ایک
مشترک بات کی طرف آؤ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ کسی
کو شریک نہ تھرائیں اور ہم میں سے بعض دوسرے کو رب نہ بنائیں۔ اللہ۔ پھر، اگر
وہ پلت جاتے ہیں، کہتے ہیں گواہ ربو کہ ہم مسلمان ہیں۔“ (آل عمران، 64)
مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انہیں راہ راست کی طرف دعوت دیں جیسا کہ یہ بہت ہے۔
ابم، کیونکہ اسلام باقی تمام چیزوں پر غلبہ پانے کے لئے نازل کیا گیا ہے۔

”وبی یے جس نے اپنے رسول کو بدایت اور دین حق
کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔“

(الفتح: 28، التوبہ:

33) تبلیغ کا طریقہ:

”لوگوں کو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاو،
اور ان سے بہترین طریقے سے بحث کرو، یقیناً تمہارا رب اس کو خوب جانتا ہے جو اس
کے راستے سے بت جائی، اور وہ ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو اس پر بین۔“

صحیح راستہ۔ (النحل، 125)

غیر مسلمون کو اسلام کی تبلیغ کو مزید دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔
انفرادی اور اجتماعی، اور مذکورہ آیت اس کے لئے رینمائی فرامیں کرتی ہے۔

دونوں

اسلام کے ابتدائی دور میں دونوں طرح کی تبلیغ کی جاتی تھی، مثال کے طور
پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انفرادی
کوششوں سے اسلام قبول کیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خطوط
لکھے۔ ریاستوں کے سربراہیاں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔

اسلام کی انفرادی تبلیغ:

Translate

Text

Search



Google Lens



English



Urdu

کورس بیک: اسلامی اور مذہبی علم 55

یہ ایک پر ایک تبلیغ ہے جو کام کرنے یا کسی دوسرے تعلق کی بنیاد پر دونوں کے درمیان تعامل پر مبنی ہے۔ اس قسم کی تبلیغ کے لیے ایک مضبوط رشتے سے زیادہ گھرے اسلامی علم اور مضبوط اسلامی کردار کی ضرورت ہوتی ہے۔ مضبوط اسلامی کردار اور اخلاق کافروں کو اسلام کی طرف راغب کرتے ہیں کیونکہ اسلام فطرت کے ساتھ مذہب ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ آیت آپ کی بہترین تبلیغ کی طرف رینمائی کرتی ہے۔ اسلام کی اجتماعی تبلیغ:

یہ پڑوس کی بنیاد پر اسلام کی ریاست سے ریاستی تبلیغ ہے۔ اللہ کے ساتھ کفر سب سے بڑی بیماری اور سب سے زیادہ تباہ کن ہے۔ تمام انسانیت جبکہ اسلام مکمل علاج ہے۔ اس کے لیے تین مراحل ہیں۔ غیر مسلموں کو اسلام کی تبلیغ کی ایک قسم۔

1- انہیں دعویٰ خطوط لکھ کر انہیں اسلام کی دعوت دینا جس میں اسلام کی مشترکہ صفات ان سے ملتی ہیں اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں ان کے اعتراضات کو دور کرنا یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے۔

2- انہیں اسلامی حکومت میں آنے کی دعوت دینا اور اگر وہ اسلام کی دعوت کو رد کر دیں تو جزیہ ادا کرنا۔

3- اگر وہ انکار بھی کریں تو ان کے خلاف جنگ کرنا اسے جہاد کہتے ہیں۔

اسلام میں جہاد

معنی:

یہ عربی زبان کا لفظ ہے جو (الف) سے ماخوذ ہے جس کے معنی بین جدوجہد کرنا، جدو جہد کرنا، کوشش کرنا، محنت کرنا۔

ذی شروع:

اسلامی اصطلاحات کے طور پر علمائے اسلام نے جہاد کی مختلف تشریح کی ہے۔

مثال کے طور

پر، "سچے دین کی طرف بلانا اور اپنی جان و مال سے جنگ کرنا ان لوگوں کے خلاف جو اسے مسترد کرتے ہیں۔ (العنایہ شرح الہدایہ)

"جہاد ایک مسلم جنگ ہے جو غیر مسلموں کے خلاف لڑنا ہے جن کا مسلمانوں کے ساتھ کوئی امن معابدہ نہیں ہے اور ان کو غالب کرنے کے لیے اللہ کے کلمے کی خاطر لڑنا ہے۔ جہاد ان غیر مسلموں سے بھی لڑنا ہے جو مسلم سرزمین پر حملہ کرتے ہیں اور یہ بھی ہے۔ مسلمان اپنی سرزمین میں غیر مسلموں پر حملہ کر لے بھی۔" (مواحب الجلیل فی شرح مختار الخلیل)

مقصد:

1: آیت کے حوالے سے اللہ کے کلمات کو غالب کرنا۔

اللہ فرماتا ہے:

"وبی ہے جس نے اپنے رسول کو بدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔"

Translate

Text

Search

Google Lens

English

Urdu

کورس پیک: اسلامی اور مذہبی علوم 56

2: سطح زمین سے فتنے کو دور کرنے کے لئے آیت کا حوالہ
تک فتنہ باقی نہ رہے اور اللہ کی مکمل اطاعت نہ
بوجانے۔ (الانفال: 39، البقرہ: 193)

”مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا یہ بیہار تک کہ وہ گواہی دیں کہ
اللہ کے سوا کوئی معبد نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا:
اور وہ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔“ (بخاری
و مسلم) فلسفہ جہاد:

جہاد معاشرے میں فساد اور ظلم کے منبع کو ختم کر کے صحت یاب کرنا
لے۔ کافر کو بغیر نقصان کے چھوڑنے سے بیماری بڑھ جاتی ہے اور اس کو
تقویت ملتی ہے اور کیسر پھیلنے دیتا ہے۔ لہذا اسلام پروان نہیں چڑھ سکتا اور
مسلمان اس وقت تک امن سے نہیں رہ سکتے جب تک اس بیماری کا علاج نہ ہو۔ اگر کسی دوا
کے استعمال سے مرض کا علاج ممکن ہے تو بوجانے۔ بصورت دیگر متاثرہ حصے کو ضرور دوا
کات دیا جائے حالانکہ کتوتو جسم کے لیے درد اور تکلیف کا باعث بن سکتی ہے۔
لیکن پھر کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا تھا کہ کٹائی کو ظالمانہ یا غیر
انسانی یا دبشت گردی قرار دیا جائے۔ جسم کی بقا کے لئے باعث بن سکتی ہے۔
کیا گیا یہ لیکن نوع انسانی کو اس قسم کے سماجی زخموں سے نجات دلانے کے لئے۔
اس کے علاوہ انسانی زندگی کی گازی کو کامیاب سے چلانے کے لئے دیگر تمام ضروری
چیزوں کے ساتھ ساتھ ایک کھلا راستہ بھی ضروری ہے۔ جہاد پوری انسانیت کے لئے
کامیابی کے راستے کو مسدود کرنے کے لئے ایک راستہ کھولنے کا عمل ہے۔

لحد کی اقسام:

جہاد کو دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1: جارحانہ جہاد

مسلمان کافروں کی سرزمین پر حملہ کر کے ان کی طاقت کو ختم کرنے کے لئے جو اس زمین

پر فساد بریا کرتے ہیں اسے جارحانہ جہاد کہتے ہیں۔ کافروں کو ان کے رب کی طرف سے

شیطان کا دوست قرار دیا گیا ہے جو کہ انسانیت کا بدترین دشمن ہے اور جب بھی وہ طاقت
حاصل کرتے ہیں تو شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے

روکتے ہیں جیسا کہ اس نے بتایا ہے۔

اللہ فرماتا ہے:

”الله ایمان والوں کا کارساز ہے، وہ ان کو اندهیروں کی

شیطان بیس، وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندهیروں کی گیرائیوں

میں لے جاتے ہیں۔“ جہنمی لوگ وباں بیمیشہ رہیں گے۔ (البقرہ، 257)

اور فرمایا:

”مُوْمَنُ اللّٰهِ كَيْ رَاهِ مِنْ لَرْتَيْ بَيْنَ اُورْ كَافِرْ طَاغِوتْ كَيْ رَاهِ مِنْ لَرْتَيْ بَيْنَ، لَهَا

شیطان کے دوستوں سے لڑو، اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطان کا مکر بہت کمزور ہے۔“

(النساء، 76)

Translate

Text

Search



Google Lens



English → Urdu

کورس پیک اسلامی اور مذہبی علوم 570

2: دفاعی جہاد

جب کافر مسلمانوں کی سرزمین پر اترتے ہیں تو اس کا دفاع کرنا
دفاعی جہاد کہلاتا ہے۔

نوت:

لفظ جہاد اسلام میں ایک اصطلاح ہے اور اسے کافروں کے خلاف مسلح جدوjہد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، لیکن لسانی اعتبار سے اسے کسی بھی قسم کی جدوjہد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے خواہ وہ باطن کے خلاف ہو یا زبان سے۔ قرآن و حدیث میں جہاد کو جنگ کے معنوں میں ایک اصطلاح کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، لہذا، اسے چھوٹی اور بڑے جہاد یا جہاد بنfنفس یا بل لیسان میں درجہ بندی کرنا خاص طور پر حدیث کی بنیاد پر ایک ناقابل تعریف کوئش ہے۔ "بم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ آئے" جسے من گھڑت کہا جاتا ہے۔ اسے ابل حدیث میں سے کسی نے روایت نہیں کیا۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں: "بم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ آئے" کی حدیث من گھڑت ہے اور اسے کسی ایسے علماء نے روایت نہیں کیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، آپ کے افعال اور کافروں کے خلاف آپ کے جہاد کا علم رکھتا ہو۔ کفار کے خلاف جہاد عظیم ترین اعمال میں سے ہے، یہ شک ہے سب سے بڑا رضاکارانہ عمل ہے جو انسان کرسکتا ہے۔

حیثیت اور ابھیت:

الله فرماتا ہے:

ابل ایمان میں سے جو لوگ بیچھے بیٹھتے ہیں، سوائے معدوزوں کے، وہ ان لوگوں کے برابر نہیں جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑتے ہیں۔ اللہ نے ان لوگوں کے درجات بلند کے بین جو اپنی جان و مال سے لڑتے ہیں، بیٹھنے والوں پر۔ اور بر ایک کو۔ اللہ نے خیر کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ نے لڑنے والوں کو ان پر فوقیت دی ہے جو بیٹھنے والوں کو اجر عظیم عطا کرتے ہیں۔ اس کی طرف سے بلند درجات اور بخشش اور رحمت۔ اللہ بڑا بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔" رسول اللہ صلی

الله علیہ وسلم نے فرمایا:

"دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوٹے گی: ایک آنکھ جو اللہ کے خوف سے روتی ہو اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں چوکی پر رات گزاری ہو۔"

اور فرمایا:

"جو شخص اللہ کی راہ میں تیر چلاتا ہے اس کو غلام آزاد کرنے والے کے

برابر ثواب ملتا ہے۔"

Translate

Text

Search

Scanned with CamScanner